سرکاری رپورٹ

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## مباحثات 2021

سوموار، 26۔جولائی 2021

(یوم الاثنین، 15۔ذوالحج 1442 ھ)

## سترہویں اسمبلی: چونتیسواں اجلاس

جلد 34 : شمارہ 4

189

# ایجنڈا

# برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

## منعقدہ26۔جولائی 2021

## تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

## سوالات

(محکمہ داخلہ)

## نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## توجہ دلاؤنوٹس

## سرکاری کارروائی

### مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2021

ایک وزیر مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں2021 ایوان میں پیش کریں گے۔

191

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## سترہویں اسمبلی کا چونتیسواں اجلاس

سوموار، 26۔جولائی 2021

(یوم الاثنین، 15۔ذوالحج 1442 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 34 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

---

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد خالد عثمان علوی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

وَالضُّحٰى ۝١ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝٢ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝٣
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝٤ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥
اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝٦ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝٧
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝٨ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝٩ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝١٠ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝١١

سورۃ الضحیٰ۔ آیت (1 تا 11)

آفتاب کی روشنی کی قسمo اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائےo اے نبی ﷺ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہواo آخرت تمہارے لئے دنیا سے کہیں بہتر ہےo اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گےo بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی، بیشک دیo اور تمہیں راستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایاo اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیاo تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرناo اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دیناo اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہناo

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

## نعت رسول مقبول ﷺ

بختِ سیاہ جب درِ عالی پہ رکھ دیا
سورج اُنہوں نے دستِ سوالی پہ رکھ دیا
آنکھیں بکھیر آیا ہوں روضے کے ہر طرف
لیکن خیال روضے کی جالی پہ رکھ دیا
مانگے تھے میں نے آپ سے رحمت کے چند پھول
سارا چمن دُعاؤں کی ڈالی پہ رکھ دیا
لکھنے چلا جو نعت تو میرے حضور نے
لفظوں کا ڈھیر ذہن کی تھالی پہ رکھ دیا
آہنگِ نو میں مظفرؔ نہ کیوں کہے
کھلتا شعور خشک خیالی پہ رکھ دیا

## تعزیت

### راجن پور بس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

**جناب سپیکر:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ راجن پور میں ایک بس حادثہ کے دوران کافی لوگوں کی اموات ہوئی ہیں تو اس حادثہ میں جاں بحق ہونے والوں کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر راجن پور میں بس کے حادثہ کے دوران جاں بحق ہونے والوں کی ارواح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

## سوالات

### (محکمہ داخلہ)

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

**جناب سپیکر:** اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر ہوم ڈیپارٹمنٹ سے متعلق سوالات ہیں۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا سوال نمبر 1683 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب منان خان کا ہے۔

**جناب منان خان:** شکریہ، جناب سپیکر! سوال نمبر 2650 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### گوجرانوالہ ڈویژن میں پیش امام اور علماء کرام کی نیشنل ایکشن پلان کے تحت رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

***2650: جناب منان خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی ہے اگر ہاں تو گوجرانوالہ ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم فرمائیں؟

(ب) گزشتہ تین برس میں گوجرانوالہ ڈویژن میں کتنے مدارس، مساجد اور امام و علماء کرام کی رجسٹریشن کی گئی تفصیلات پیش کی جائیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) محکمہ ہٰذا مدارس و مساجد کی رجسٹریشن سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت کرتا ہے جبکہ مدارس و مساجد کے امام و علماء کرام کی رجسٹریشن دفتر ہٰذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس لئے محکمہ ہٰذا اس حوالے سے رپورٹ دینے سے قاصر ہے۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویژن میں گزشتہ تین برس میں محکمہ ہٰذا میں 58 مدارس اور 425 مساجد کی رجسٹریشن سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت ہوئی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | ضلع | مدرسہ | مسجد |
|---|---|---|---|
| 1 | گوجرانوالہ | 9 | 37 |
| 2 | گجرات | 18 | 149 |
| 3 | سیالکوٹ | 8 | 96 |
| 4 | حافظ آباد | 11 | 25 |
| 5 | منڈی بہاؤالدین | 5 | 29 |
| 6 | نارووال | 7 | 89 |
| | میزان ڈویژن گوجرانوالہ | 58 | 425 |

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت گوجرانوالہ ڈویژن میں مدارس اور مساجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے والے امام اور علماء کی رجسٹریشن کی گئی ہے، اگر ہاں تو گوجرانوالہ ڈویژن میں کی جانے والی رجسٹریشن کی رپورٹ فراہم کی جائے؟ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ ہٰذا مدارس و مساجد کی رجسٹریشن سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت کرتا ہے جبکہ مدارس و مساجد کے امام و علماء

کرام کی رجسٹریشن دفتر ہٰذا کے دائرہ اختیار میں نہ ہے اس لئے محکمہ ہٰذا اس حوالے سے رپورٹ دینے سے قاصر ہے۔ اگر علماء کی کوئی رجسٹریشن نہیں کرتا تو اس کا ریکارڈ کہاں ہوتا ہے کیونکہ جب وہ مذہبی انتہا پسندی اور نفرت انگیز گفتگو کرتے ہیں جس سے اکثر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو ایسی صورت میں ان کو کیسے manage کیا جا سکتا ہے لہٰذا میرا خیال ہے کہ ان کی رجسٹریشن بڑی ضروری ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد بشارت راجہ!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ، اس سوال کا جواب درست دیا گیا ہے کہ ان کی رجسٹریشن پولیس نہیں کرتی۔ اگر اسی سوال کے جز(ب) کو دیکھا جائے تو اس میں درج ہے کہ یہ رجسٹریشن انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے لیکن پھر بھی معزز ممبر کی تسلی کے لئے ہم نے figures دیئے ہیں کہ گوجرانوالہ ڈویژن میں 12646 مساجد کی رجسٹریشن کی گئی ہے، 1977 مدارس کی رجسٹریشن کی گئی ہے، 811 امام بارگاہوں کی رجسٹریشن کی گئی ہے اور 617 درباروں کی رجسٹریشن کی گئی ہے لیکن اس جواب کا تعلق پولیس کے ساتھ نہ ہے۔ محکمہ انڈسٹریز 1860 کے رجسٹریشن آف سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ان کی رجسٹریشن کرتا ہے۔ یہ سوال بنیادی طور پر محکمہ انڈسٹریز سے متعلق تھا لیکن اس کے باوجود میں نے جواب دے دیا ہے۔

**جناب سپیکر:** Sorry راجہ صاحب! میں صحیح طور پر آپ کا جواب سُن نہیں پایا اس لئے دوبارہ بتا دیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ جواب درست طور پر دیا گیا ہے کہ محکمہ پولیس ان کی رجسٹریشن نہیں کرتا بلکہ محکمہ انڈسٹریز 1860 کے رجسٹریشن آف سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ان کی رجسٹریشن کرتا ہے لیکن اس کے باوجود جو رجسٹریشن ان کے محکمہ نے کی ہے اس کی تفصیل بھی میں نے معزز ممبر کو دے دی ہے۔

**جناب سپیکر:** راجہ صاحب! اس میں ان کا جو concern تھا نا کہ کئی دفعہ پتا نہیں ہوتا اور وہ انجانے میں بیٹھ کر کہیں آگ لگانے والی گفتگو نہ کر دیں تو ان کا مقصد یہ تھا۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ان کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جاتی ہے۔

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! میں یہی گزارش کر رہا ہوں کہ اگر رجسٹریشن کی جاتی ہے تو محکمہ انڈسٹریز والے ہمارے دیہی حلقوں میں رجسٹریشن کے لئے نہیں جاتے اس لئے جو محکمہ ان کی رجسٹریشن کرتا ہے تو وہ ہمیں بتا دے کہ ان کی رجسٹریشن کہاں ہوتی ہے، ان کا ریکارڈ تو حکومت کے پاس ہونا چاہئے؟

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد بشارت راجہ!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہمارے پاس پورا ریکارڈ موجود ہے اور اسی ریکارڈ کی بنیاد پر میں نے یہ عرض کیا ہے کہ انہی کے سوال سے متعلقہ گوجرانوالہ ڈویژن میں 12646 مساجد کی رجسٹریشن محکمہ انڈسٹریز نے کی ہے، 1977 مدارس کی بھی رجسٹریشن کی ہے، 811 امام بارگاہوں کی بھی رجسٹریشن ہوئی ہے اور 617 درباروں کی بھی رجسٹریشن کی گئی ہے۔ اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور حکومت کے پاس اس کا پورا ریکارڈ موجود ہے۔

**جناب سپیکر:** منان صاحب! ہوتا یہ ہے اور ہم نے جو دیکھا ہے کہ جو بھی کوئی اس طرح کا hate material استعمال کرتا ہے تو تین چار مختلف جگہیں ہیں جن میں سپیشل برانچ والے بھی اس کو ریکارڈ کرتے ہیں اور انٹیلی جینس ایجنسیاں بھی اس کو ریکارڈ کرتی ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ پتا نہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے۔ راجہ صاحب! اس میں ایک چیز missing ہے اور محرک کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ کوئی واضح قانون ہونا چاہئے کیونکہ مدرسوں کا ایک وفاق المدارس بنا ہوا ہے اور ایک سسٹم چل رہا ہے۔ ان کی رجسٹریشن کوئی اتنی آسان نہیں ہے بہرحال اسے دیکھ لیں تاکہ اس میں مزید بہتری لائی جا سکے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ محکمہ انڈسٹریز کا باقاعدہ ایک معیار ہے اور questionnaire ہے، وہ فارم fill کر کے دیتے ہیں تو پھر اس کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔ جو آپ فرما رہے ہیں تو اُس مدرسے کی رجسٹریشن نہیں کی جاتی جو وفاق المدارس سے منظور شدہ نہ ہو تو یہ باقاعدہ منظور شدہ مدارس ہیں اور انہی کی رجسٹریشن کی گئی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، ٹھیک ہے۔

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! میرے حلقے میں کافی سارے ایسے مدرسے موجود ہیں، پچھلے دنوں جب کوئی معاملات چل رہے تھے تو protest کے لئے بھی وہ سارے بچوں سمیت نکلتے ہیں۔ مساجد میں بھی امام خود ہی لوگ رکھتے ہیں لیکن کسی کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا اور صرف گاؤں والوں کو ہی ان کا پتا ہوتا ہے تو اگر ان کا کوئی proper سسٹم بن جائے۔ جیسے تمام ممالک کے اندر ہوتا ہے کہ جتنی بھی مساجد ہیں وہاں ان کا ریکارڈ ہوتا ہے۔ انہوں نے مساجد کی رجسٹریشن تو کی ہے لیکن امام مسجد کی رجسٹریشن نہیں ہے جس نے وہاں پر بولنا ہے۔

**جناب سپیکر:** دیکھیں، وہاں دیہات کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہوتی ہے اگر وہ دیکھتی ہے کہ صحیح کام نہیں ہو رہا ہے یا اس امام کو کچھ نہیں آتا تو وہ اس امام کو تبدیل کر دیتی ہے۔ اس کو لوکل سطح پر دیکھنے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور گاؤں والے اس کو دیکھتے ہیں کہ کیا یہ بندہ ٹھیک ہے یا نہیں؟ اس لئے وہ خود ہی اس کو تبدیل کر دیتے ہیں۔

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں میں اس سے agree کر رہا ہوں لیکن میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ضلع نارووال کی رپورٹ منگوا لیں کہ ہمارے اس ضلع میں کتنے امام کا ریکارڈ موجود ہے اگر محکمہ انڈسٹریز کے پاس اس کا ریکارڈ ہے تو وہاں سے رپورٹ منگوا لیں اور تب تک کے لئے اس سوال کو pending فرما دیں۔

**جناب سپیکر:** انہوں نے ریکارڈ دیا ہوا ہے جتنا ہے وہ آ گیا ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ضلع نارووال میں 7 مدرسوں اور 89 مساجد کی رجسٹریشن کی گئی ہے۔

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! میں امام مسجد اور مدرسوں کے علماء حضرات کی بات کر رہا ہوں۔

**جناب سپیکر:** بس ٹھیک ہے اس کا جواب آگیا ہے اگلا سوال لے لیں وہ بھی آپ کا ہی ہے۔

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! سوال نمبر 2651 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## گوجرانوالہ: نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 کے تحت ماہانہ عملدرآمد رپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 2651: **جناب منان خان:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 کے قانون کے تحت ضلعی پولیس آفیسر نے ماہانہ عملدرآمد کی رپورٹ جمع کروائی ہے اگر ہاں تو گزشتہ تین سالوں میں ایسی کتنی رپورٹس جمع کروائی گئیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں اور رپورٹ پیش کی جائے؟

(ب) لاؤڈ سپیکر کا لائسنس کون جاری کرتا ہے اور اس کا کیا طریق کار ہے تفصیلات بتائی جائیں؟

(ج) گزشتہ تین برس میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ کے تحت کتنے مقدمات درج کئے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) گوجرانوالہ:

ضلع گوجرانوالہ پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

**سیالکوٹ:**

ضلع سیالکوٹ پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

**گجرات:**

ضلع گجرات پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

**نارووال:**

ضلع نارووال پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

**منڈی بہاؤالدین:**

ضلع منڈی بہاؤالدین پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

**حافظ آباد:**

ضلع حافظ آباد پولیس میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت پنجاب ساؤنڈ سسٹم ریگولیشن ایکٹ 2015 پر سختی سے عمل درآمد کیا جارہا ہے جس کی رپورٹ روزانہ کی بنیاد پر افسران بالا کو ارسال کی جاتی ہے۔

(ب) **گوجرانوالہ:**

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

**سیالکوٹ:**

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

**گجرات:**

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

**نارووال:**

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔

**منڈی بہاؤالدین:**

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے۔ البتہ ساؤنڈ سسٹم کے استعمال کی اجازت ڈپٹی کمشنر ضلع دیتے ہیں۔

**حافظ آباد:**

لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی اجازت دی جاتی ہے اور نہ ہی اس کا لائسنس جاری ہوتا ہے

(ج) **گوجرانوالہ:**

ضلع گوجرانوالہ میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل699 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل869 ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

**سیالکوٹ:**

ضلع سیالکوٹ میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل237 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل175 ملزمان کو سزائیں دلوائی گئی ہیں۔

**گجرات:**

ضلع گجرات میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 487 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل529 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے مزید برآں SDPOs / SHOs صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کی خلاف ورزی کرنے پر سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

نارووال:

ضلع نارووال میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 699 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 869 ملزمان کے خلاف حسب ضابطہ کاروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

منڈی بہاؤالدین:

ضلع منڈی بہاؤالدین میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت کل 210 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں اور ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے کل 210 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا ہے مزید بر آں SDPOs/SHOs صاحبان کو ہدایات کی گئی ہے کہ ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کی خلاف ورزی کرنے پر سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

حافظ آباد:

ضلع حافظ آباد میں گزشتہ تین برسوں میں ساؤنڈ سسٹم ایکٹ 2015 کے تحت 581 مقدمات ساؤنڈ سسٹم کے تحت درج کئے گئے خلاف ورزی پر آلات ساؤنڈ سسٹم کو موقع پر قبضہ میں لیا گیا اور ملوث ملزمان کو چالان عدالت کیا گیا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**جناب منان خان:** جناب سپیکر! یہ سوال بھی ایسے ہی ہے، ٹھیک ہے میں اس سوال سے satisfy ہوں اس طرح تو راجہ صاحب کہہ دیں گے کہ اس کی بھی رپورٹ ہے۔ میں صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال بہت بری ہے اور راجہ صاحب کے پاس محکمہ داخلہ ہے۔ میرے حلقہ میں بہت ساری وارداتیں ایسی ہوتی ہیں جو trace نہیں ہوتیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ PP-48 میں جو واردات ہوئی ہے ان کی رپورٹ منگوا لیں تاکہ اس پر کوئی کارروائی ہو جائے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ ایک ہی افسر ایک ہی تحصیل میں بار بار پوسٹنگ کرواتا ہے کیونکہ اس کا interest ہوتا ہے، اس کی لوگوں سے واقفیت ہوتی ہے اور

وہاں اس کے لئے رشوت اکٹھا کرنا آسان ہوتا ہے۔ کیا حکومت نے کوئی معیار بنایا ہے کہ ایک آفیسر بار بار ایک جگہ پر کیوں لگتا ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، راجہ صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ سوال بالکل مختلف ہے۔ جو ان کا سوال زیر بحث ہے یہ public address system سے ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا کہ اگر کوئی لاؤڈ سپیکر کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس پر حکومت کیا کارروائی کرتی ہے؟ ہم نے اس کی ضلع وار کارروائی بتا دی ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے؟ وہ بھی سارا بتا دیا ہے لیکن اب جو موصوف سوال کر رہے ہیں یہ ان کا fresh question بنتا ہے۔ یہ نیا سوال لے آئیں میں ان کو ساری تفصیل فراہم کر دوں گا۔

**جناب سپیکر:** جی، ہاں یہ ان کا fresh question ہی بنتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1559 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## اوکاڑہ: پی پی-185 میں تھانہ جات و نفری سے متعلقہ تفصیلات

*1559: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-185 اوکاڑہ میں کل کتنے تھانہ جات ہیں، نام، پتہ علاقہ وار فراہم کریں ہر تھانہ میں کتنی گاڑیاں ہیں اور یہ کس حالت کی ہیں؟

(ب) ایک تھانہ کی حدود میں تقریباً کتنے چکوک ہیں ایک تھانہ کی حدود میں کتنی آبادی موجود ہے، تھانہ وار تفصیل بیان کریں؟

(ج) ہر تھانہ میں نفری کی تعداد عہدہ وار فراہم کریں مذکورہ حلقہ کی ٹوٹل نفری کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) تھانہ وار گاڑیوں کی تعداد کتنی ہے ہر تھانہ جات کی گاڑیوں کی تفصیل الگ الگ بیان کریں۔ 2018 سے لے کر اب تک مذکورہ تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد کیا ہے، حکومت ان اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت آبادی کے تناسب کے حساب سے مذکورہ تھانہ جات میں نفری پوری کرنے اور اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پی پی۔ 185 اوکاڑہ کی حدود میں 04 تھانہ جات (بصیر پور، منڈی احمد آباد، حجرہ شاہ مقیم اور چورستہ میاں خان) ہیں ہر تھانہ میں 02 عدد سرکاری گاڑیاں ہیں جن کی حالت تسلی بخش ہے۔

(ب) تھانہ بصیر پور کی حدود میں 74 چکوک، تھانہ منڈی احمد آباد میں 86 چکوک، تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں 100 اور تھانہ چورستہ میاں خان کی حدود میں 46 چکوک شامل ہیں۔

(ج) تھانہ بصیر پور میں نفری کی کل تعداد 58 ہے جن میں ایک انسپکٹر، 02 سب انسپکٹر، 02 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 05 ہیڈ کانسٹیبل، 45 کانسٹیبل اور 02 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

تھانہ منڈی احمد آباد میں نفری کی کل تعداد 44 ہے جن میں ایک انسپکٹر 02 سب انسپکٹر، 04 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 04 ہیڈ کانسٹیبل، 31 کانسٹیبل، 02 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔ تھانہ حجرہ شاہ مقیم میں نفری کی کل تعداد 73 ہے جن میں 2 انسپکٹر 02 سب انسپکٹر، 09 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 02 ہیڈ کانسٹیبل، 55 کانسٹیبل اور 03 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

تھانہ چورستہ میاں خاں میں نفری کی کل تعداد 43 ہے جن میں ایک انسپکٹر 01 سب انسپکٹر، 03 اسسٹنٹ سب انسپکٹر، 04 ہیڈ کانسٹیبل، 31 کانسٹیبل اور 03 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

(د) ہر تھانہ میں دو عدد گاڑیاں ہیں جن میں ایک موبائل 1 اور دوسری موبائل 2 ہے۔ ان تھانہ جات میں اشتہاریوں کی تعداد 529 ہے۔ مقامی پولیس ان اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے سرگرم عمل ہے اور تمام وسائل بروئے کار لارہی ہے۔

(ہ) آبادی کے تناسب کے حساب سے تھانہ جات میں نفری تعینات کی گئی ہے۔ مزید وقتاً فوقتاً حکومت پنجاب کی جانب سے منظور کردہ بھرتی کی جاتی ہے اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے مقامی پولیس ان کے مسکن ہائے پر ریڈ کر رہی ہے اور اس حوالہ سے ہفتہ وار میٹنگ بھی منعقد کی جاتی ہے۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! میں ضمنی سوال سے پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ رولز آف پروسیجر اور چیئر کی ruling کے مطابق سوال کا جواب کتنے عرصے میں آنا چاہئے؟

**جناب سپیکر:** چھچھر صاحب! آپ کسی specific question کا پوچھیں آپ کون سے سوال کی بات کر رہے ہیں؟

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! میں نے یہ generally پوچھا ہے۔

**جناب سپیکر:** دیکھیں، وہ تو ہر سوال کی مختلف تاریخ ہوتی ہے۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! یہ سوال 2019 کو جمع کروایا گیا تھا اور اس کا جواب 2021 میں آرہا ہے۔

**جناب سپیکر:** اگر سوال pending میں چلے آرہے ہوں تو پھر اس طرح ہو جاتا ہے۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! یہ سوال pending میں نہیں ہے بلکہ first time ایجنڈے پر آیا ہے۔ کیا منسٹر صاحب اس کی کوئی معقول وجہ بتا سکتے ہیں؟ یہ صرف میرے سوال کی بات نہیں ہے بلکہ یہ روٹین ہے کہ 6 مہینے، 8 مہینے اور 10 مہینے کے بعد ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سوال کا جواب آرہا ہے۔ اس میں clear cut rules ہیں کہ تاخیر کی کوئی معقول وجہ ہونی چاہئے اور آپ کی ruling بھی ہے کہ تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد بشارت راجہ!

**وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی وداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! اس کا تعلق ڈیپارٹمنٹ اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ساتھ ہے جب ہمیں سوال convey ہوتا ہے اس کے بعد ہم جواب دیتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ کم سے کم وقت میں اس کا جواب دے دیا جائے۔ محرک کا concern تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ کیا جواب آیا یا نہیں؟ آج questions take up ہوئے ہیں اور آج ان کے سوال کا جواب موجود ہے۔

**جناب سپیکر:** چھچھر صاحب! جواب تو آگیا ہے اب آپ اس میں سے ضمنی سوال کریں۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! اگر ڈیپارٹمنٹ اس روٹین سے جواب بھیجے گا تو اس tenure میں صرف تین مرتبہ جواب آئیں گے باقی جوابات نہیں آسکتے۔

**جناب سپیکر:** چلیں، اس وقت جو سسٹم چل رہا ہے اس کے مطابق چلیں باقی اس کو دیکھتے ہیں۔ آپ اس میں سے سوال کریں۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اپنے سوال کے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ ایک تھانے کی حدود میں کتنی آبادی ہے؟ انہوں نے آبادی کا نہیں بتایا آدھے سوال کا جواب دے دیا اور آدھے کا جواب نہیں دیا۔ اگر راجہ صاحب کے پاس آبادی کی تعداد ہے تو مجھے بتادیں۔

**جناب سپیکر:** جی، جناب محمد بشارت راجہ!

**وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی وداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب اسمبلی ایک ایسا فورم ہے کہ جہاں میں سمجھتا ہوں کہ سوال اس قسم کا کیا جانا چاہئے کہ جس کا مقصد صحیح معنوں میں معلومات لینا ہو۔ اگر ایک معزز رکن اپنے حلقے سے متعلق یہ پوچھنا شروع کردے کہ میرے حلقے میں کتنے تھانے ہیں؟ یہ تو ان کو پہلے سے ہی معلوم ہے کہ کتنے تھانے ہیں۔ اسی طرح اگر پوچھا جائے کہ کتنے چکوک ہیں؟ وہ بھی ان کو معلوم ہے یہ وہاں سے الیکشن لڑتے ہیں کیا انہیں اس کا علم

نہیں ہے؟ یہ اس میں سے جو سوال کرنا چاہتے ہیں وہ کریں میں اس کا جواب دوں گا۔ اب یہ پوچھنا کہ فلاں چک کی آبادی کتنی ہے؟ اس کا لاء اینڈ آرڈر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

**جناب سپیکر:** راجہ صاحب! آپ کی بات ٹھیک ہے۔ چھچھر صاحب! یہ بتائیں کہ کیا آپ نے یہاں کسی کا امتحان لینا ہے؟ سوال کرنے کا جو مقصد ہے اسی حوالے سے بات ہونی چاہئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آپ یہ دیکھیں کہ اس سوال کا مقصد کیا ہے۔ اگر آپ یہاں کھڑے ہو کر یہ پوچھنا شروع کر دیں کہ فلاں سن میں یہ واقعہ ہوا تھا تو اس میں کیا کیا ہوا تھا؟ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! کیا مجھے بولنے کی اجازت ہے؟

**جناب سپیکر:** جی، بات کریں۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! میں نے یہ سوال اس لئے کیا ہے کہ انہوں نے میرے سوال کے اسی جز کے آخر میں یہ کہا ہے کہ آبادی کے تناسب سے سٹاف کی تقرری کی ہوئی ہے۔ اگر آبادی کا تناسب میرے سوال کے جواب میں ہوگا ہی نہیں تو میں پھر ضمنی سوال کیسے کروں گا؟

**جناب سپیکر:** چھچھر صاحب! یہ بتائیں کہ کیا آپ کسی ایک چک کا پوچھ رہے ہیں یا ضلع کا پوچھ رہے ہیں؟

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** میں ضلع کا پوچھ رہا ہوں۔

**جناب سپیکر:** اگر آپ پورے ضلع کا پوچھیں گے تو اس کا مقصد کیا ہے؟

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ۔۔

**جناب سپیکر:** میری بات سنیں! ہر ضلع کی آبادی مختلف ہے، ہر چک کی آبادی مختلف ہے۔

**چودھری افتخار حسین چھچھر:** جناب سپیکر! میں تو ڈسٹرکٹ اوکاڑہ کے متعلق ہی پوچھوں گا۔ میرا سوال یہ تھا کہ اگر جزہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت آبادی کے تناسب کے

حساب سے مذکورہ تھانہ جات میں نفری پورا کرنے اور اشتہاریوں کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

**جناب سپیکر:** بس اتنا ہی رہنے دیں۔ جی، راجہ صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ہم نے اس کے جواب میں یہ عرض کیا ہے کہ آبادی کے تناسب کے حساب سے تھانہ جات میں نفری تعینات کی جاتی ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ آبادی کے تناسب سے دنیا بھر میں مختلف ممالک میں مختلف figures آتے ہیں۔ انگلینڈ میں figures اور آئیں گے، انڈیا میں اور آئیں گے، بنگلہ دیش میں اور آئیں گے، سری لنکا میں اور آئیں گے اور امریکہ میں اور آئیں گے۔ ہر ضلع کے علیحدہ علیحدہ figures ہوتے ہیں۔ ہم نے اپنے وسائل کو دیکھنا ہوتا ہے جیسے جیسے ہمیں وسائل میسر آتے ہیں ہم بھرتیاں کرتے ہیں، نفری بڑھاتے ہیں اور پھر وہاں تعداد بھی بڑھادی جاتی ہے۔ ان کے سوال کا دوسرا جز ہے کہ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ ہر مہینے آئی جی صاحب میٹنگ کرتے ہیں اور رپورٹ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ کی سطح پر بھی باقاعدہ review کیا جاتا ہے کہ ایک ضلع میں کتنے اشتہاری ہیں اور ان میں سے کتنے گرفتار ہوئے ہیں؟ اگر کسی ضلع میں اشتہاریوں کی تعداد بڑھتی ہے تو اس پولیس افسر سے باقاعدہ باز پرس کی جاتی ہے اور باقاعدہ اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے campaign چلائی جاتی ہے۔ ہم نے اسی طرح اس ضلع میں بھی باقاعدہ ایک campaign چلائی، اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے اور ہم نے اشتہاری گرفتار بھی کئے۔

**جناب سپیکر:** بس ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال نمبر 1686 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال نمبر 1728 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا سوال نمبر 1864 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولئے گا۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1986 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## گجومتہ لاہور روڈ تا دیپالپور روڈ پر ٹریفک پولیس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1986: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گجومتہ لاہور روڈ تا دیپالپور روڈ کی لمبائی کتنے کلومیٹر ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹریفک پولیس کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکثر اس روڈ پر ٹریفک جام رہتی ہے اور ٹریفک کا دباؤ مزید بڑھ جاتا ہے؟

(د) مذکورہ روڈ پر یکم جولائی 2018 سے اب تک کتنے ایکسیڈنٹ ہوئے اور کتنے لوگ مذکورہ روڈ پر جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ روڈ پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹیاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) CTO, Lahore

سینئر ٹریفک آفیسر، صدر ڈویژن لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی جس کے مطابق سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی حدود گجومتہ سے للیانی تک ہے جس کی لمبائی 17 کلومیٹر ہے۔ جبکہ للیانی سے آگے دیپالپور روڈ تک روڈ سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی حدود میں نہ آتا ہے۔

DPO, Kasur

ضلع قصور کی حدود مصطفےٰ آباد باؤنڈری سے قصور فیروز پور روڈ اور قصور سے راجووال دیپالپور روڈ واقع ہے۔ مصطفےٰ آباد سے قصور تک فیروز پور روڈ کی لمبائی (18) کلومیٹر ہے اور دیپالپور روڈ کی لمبائی قصور سے راجووال باؤنڈری تک (60) کلومیٹر ہے۔ قصور ضلع کی حدود میں فیروز پور روڈ اور دیپالپور روڈ کی کل لمبائی (78) کلومیٹر ہے۔

(ب) CTO, Lahore

درست نہ ہے۔ گجومتہ سے للیانی تک سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی طرف سے تین شفٹوں میں(24 گھنٹے) 18 ٹریفک افسران وملازمین جن میں سے 12 پوائنٹ ڈیوٹی،4پٹرولنگ آفیسر ز اور 2 سیکٹر انچارجز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور ہمہ وقت ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھتے ہیں۔

DPO, Kasur

مذکورہ دونوں روڈہائے پر اڈا مصطفے آباد، سٹی ایریا قصور، اڈا کُھڈیاں خاص اور الہ آباد پوائنٹ ہائے پر ٹریفک ڈیوٹی لگائی جاتی ہے جبکہ باقی روڈ پرPHP کی ڈیوٹی ہوتی ہے جوکہ اس تمام ایریا میں پٹرولنگ ڈیوٹی کرتے ہیں۔

(ج) CTO, Lahore

متذکرہ روڈ پر سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی ڈیوٹی موجود ہوتی ہے جس کو گاہے بگاہے افسران کی طرف سے چیک کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ اس روڈ پر ٹریفک کا لوڈ ہوتا ہے اور نہ ہی ٹریفک جام ہوتی ہے۔ البتہ کبھی کسی احتجاج / ریلی کی صورت میں ٹریفک کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے جس کو ٹریفک سٹاف احسن طریقے سے کلیئر کروالیتے ہیں۔

DPO, Kasur

ضلع قصور کی حدود میں فیروزپور روڈ اور دیپالپور روڈ پر جن جن پوائنٹ ہائے پر ٹریفک پولیس کی نفری تعینات ہے وہ اپنی ڈیوٹی احسن طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ٹریفک کی روانی کو متاثر نہیں ہونے دیتے۔

(د) CTO, Lahore

مذکورہ روڈ پر یکم جولائی 2018 سے آج تک ٹوٹل 33 ایکسیڈنٹ رونما ہوئے جن میں 35 لوگ اپنی جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ گجومتہ تا للیانی تک کا علاقہ جو 17 کلومیٹر پر مبنی ہے جس کی آبادی کم وبیش 5 لاکھ نفوس پر مبنی ہے۔ جبکہ اس علاقہ میں pedestrian برج کی تعداد صرف 3 ہے اور ایک برج سے دوسرے برج کا فاصلہ تقریباً 4 سے 5 کلومیٹر بنتا ہے۔ مقامی آبادی کے لوگ اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جلدی

اور آسانی کی خاطر pedestrian برج کی بجائے روڈ سے کراسنگ کی کوشش کرتے ہیں جو کہ لاہور قصور روڈ سگنل فری ہے جس کی وجہ سے گاڑیوں کی سپیڈ تیز ہوتی ہے اور حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ پرانا کاہنہ کے پاس روڈ نسبتاً کم چوڑا ہے جو حادثات کا سبب بنتا ہے اس کو کھلا کرنا اشد ضروری ہے۔ مزید یہ کہ گجومتہ تا للیانی سڑک کے درمیان divider پر وقفے وقفے سے لوہے کے جنگلے لگے ہوئے ہیں جن کو لوکل ایریا کے لوگوں نے کراسنگ کے لئے اپنی سہولت کی خاطر جگہ جگہ سے توڑا ہوا ہے اور وہاں سے اپنی زندگیوں کو خطرے میں ڈال کر سڑک کراس کرتے ہیں اور آئے روز حادثات کی نذر ہو جاتے ہیں۔

DPO, Kasur

یکم جولائی 2018 تا یکم جولائی 2019 کل (13) مہلک حادثات رونما ہوئے ہیں اور ان میں (15) اشخاص ہلاک ہوئے۔ تمام حادثات (PHP) پٹرولنگ ہائی وے پولیس کے زیر کنٹرول علاقہ میں رونما ہوئے ہیں۔

(ہ) CTO, Lahore

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ متذکرہ روڈ گجومتہ سے للیانی تک سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی طرف سے تین شفٹوں میں (24 گھنٹے) 18 ٹریفک افسران وملازمین جن میں سے 12 پوائنٹ ڈیوٹی، 4 پٹرولنگ آفیسرز اور 2 سیکٹر انچارجز ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اور ہمہ وقت ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھتے ہیں۔ جبکہ للیانی سے آگے دیپالپور روڈ تک کا علاقہ سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی حدود میں نہ آتا ہے جس وجہ سے وہاں سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی جانب سے ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی ہے۔

DPO, Kasur

دستیاب نفری کے حساب سے ضلع قصور میں واقع فیروزپور روڈ، دیپالپور روڈ پر جن اہم پوائنٹ ہائے پر ڈیوٹی لگانا اشد ضروری ہے وہاں پر ٹریفک پولیس کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ لیکن اگر حکومت وقت کی طرف سے منظور شدہ نفری کے مطابق مزید نفری اور ٹرانسپورٹ مہیا کر دی جائے تو اس میں اور زیادہ بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اس طرح

حکومت وقت کی طرف سے PHP کو مزید نفری اور ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے تو ان کی ڈیوٹی میں بھی بہتری آسکتی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! سوال کی جز(ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ٹریفک پولیس کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکثر اس روڈ پر ٹریفک جام رہتی ہے تو انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ یہاں پر ٹریفک پولیس ہمیشہ موجود رہتی ہے لیکن میں خود یہاں سے کئی بار دیپالپور تک جاتی ہوں، ٹریفک پولیس کا وہاں پر کوئی نظام نہیں ہے اور بے تحاشہ accidents ہوتے ہیں ان accidents کی کوئی رپورٹ نہیں ہوتی اور وہاں پر کوئی ایف آئی آر درج نہیں ہوتی۔ پوری سڑک پر وہاں کھڈے ہی کھڈے ہیں اور وہاں پر ٹریفک جام رہتی ہے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ سوال اور جواب لکھنے کی حد تک نہیں ہونے چاہئیں، میرا خیال ہے کہ اب کام کرنے کا وقت آگیا ہے تو کام کرنا چاہئے۔۔۔

**جناب سپیکر:** اس میں دیکھیں جو آپ نے کہا ہے اس میں تو لکھا ہے کہ اس کی لمبائی 17 کلومیٹر ہے جبکہ للیانی سے آگے دیپالپور روڈ تک ٹریفک پولیس لاہور کی حدود میں نہیں آتا جس کی وجہ سے سٹی ٹریفک پولیس لاہور کی جانب سے ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی ہے۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! انہوں نے آگے لکھا ہے کہ مصطفیٰ آباد باؤنڈری سے قصور فیروز پور روڈ اور قصور سے راجوال دیپالپور روڈ کی لمبائی 18 کلومیٹر، قصور سے دیپالپور روڈ کی لمبائی 60 کلومیٹر ہے اور قصور ضلع کی حدود میں فیروز پور روڈ اور دیپالپور روڈ کی لمبائی کل 78 کلومیٹر ہے۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، لمبائی 18 کلومیٹر لکھی ہے۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! نہیں، آگے بھی لکھی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، 60 کلومیٹر۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** لیکن جو ہمارا سوال ہے وہ یہ ہے کہ اس پر پولیس تعینات ہے یا نہیں؟ وہاں پر کوئی بھی ٹریفک وارڈن تعینات نہیں ہے اگر وہ لاہور کی حدود میں نہیں آتی تو جو متعلقہ ادھر کے تھانے ہیں جو بھی چھوٹے چھوٹے وہاں پر۔۔۔

**جناب سپیکر:** آپ میری بات سنیں۔ چھوٹے چھوٹے تھانوں میں ٹریفک کا کوئی نظام نہیں ہوتا، وہاں پر locally نظام ہوتا ہے اور ان کے پاس تو اتنی نفری نہیں ہے۔ راجہ صاحب! آپ بتائیں۔

**وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی وداخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے CTO سے ایک رپورٹ مانگی تھی انہوں نے باقاعدہ یہ بتایا ہے کہ یہاں پر تین شفٹوں میں نفری لگائی جاتی ہے جس میں 18 ٹریفک افسران اور ملازمین 12 پوائنٹس پر ڈیوٹی دیتے ہیں۔ جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں پر ایریا سٹی لاہور کے ماتحت آتا ہے وہاں پر باقاعدہ ڈیوٹی لگتی ہے لیکن جب رورل ایریا میں جاتے ہیں تو وہاں پر تھوڑی problem آتی ہے کیونکہ رورل ایریا جن میں سے ٹریفک پاس کر رہی ہوتی ہے وہاں پر CTO کی طرف سے ڈیوٹی نہیں لگائی جاتی بلکہ مقامی پولیس کی طرف سے ڈیوٹی لگائی جاتی ہے لیکن اس میں، میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ سڑک ٹوٹی ہوئی یہ تو ہم سے متعلقہ نہیں ہے۔۔۔۔

**جناب سپیکر:** نہیں، راجہ صاحب! اگر وہ موٹروے کے ماتحت آتا ہے تو موٹروے پولیس علیٰحدہ ہے۔

**وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی وداخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، یہ جی ٹی روڈ کی بات کر رہی ہیں لیکن باقاعدہ پولیس کی ڈیوٹی ہوتی ہے یہ علیٰحدہ بات ہے کہ کم ہوتی ہے لیکن ڈیوٹی موجود ہوتی ہے۔

**جناب سپیکر:** راجہ صاحب! اب تو میرے خیال میں جی ٹی روڈ پر بھی پولیس تعینات کی گئی ہے۔

**وزیر قانون وپارلیمانی امور / امداد باہمی وداخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! وہ ہائی وے پولیس ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، اب ادھر ہائی وے پولیس تعینات ہو گئی ہے۔ محترمہ! جی، ٹھیک ہے۔

**محترمہ عنیزہ فاطمہ:** جناب سپیکر! شکریہ

**جناب سپیکر:** اب اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔ لہٰذا اس سوال نمبر 3051 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! سوال نمبر 3135 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## فیصل آباد تھانہ فیکٹری ایریا میں یکم جنوری 2019 سے
## اب تک اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

***3135: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے مقدمہ جات کن کن جرائم کے تحت درج ہوئے ہیں؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل ہو کر عدالت میں بھیج دیئے گئے ہیں کتنے مقدمہ جات کے چالان مکمل نہیں ہوئے؟

(ج) اس تھانہ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں نیز کتنی نفری کی کمی ہے؟

(د) اس کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے اس کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم مختص کی گئی اس کی بلڈنگ کب تک تعمیر ہو گی؟

(ہ) اس تھانہ کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں ان کی حالت کیسی ہے مزید اس تھانہ کو کس کس چیز کی ضرورت ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) تھانہ ہٰذا میں یکم جنوری سال 2019 سے آج تک کل 996 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن کی تفصیل ہیڈوار درج ذیل ہے۔ قتل (6) اقدام قتل (5) ضرر (14) زنا (9) اغواء (14) ڈکیتی (Nil) راہزنی (53) وہیکل چوری (43) مویشی چوری (2) سرقہ عام (45) دیگر جرائم (805)

(ب) تھانہ ہٰذا میں جنوری 2019 سے آج تک 996 مقدمات درج ہوئے جن میں سے کل 882 مقدمات کے چالان ابھی جمع کروانا ہیں۔

(ج) تھانہ ہٰذا میں کل 71 ملازمین تعینات ہیں جن میں گریڈ 14 کے SI/5 گریڈ 11 کے ASI/10 گریڈ 9 کے HC/7 اور گریڈ 7 کے FC/49 تعینات ہیں جبکہ تھانہ ہٰذا میں ذیل ملازمین کی کمی ہے۔ گریڈ 16 کے IP/1، گریڈ 14 کے SI/3 گریڈ 11 کے ASI/1 گریڈ 9 کے HC/3 گریڈ 7 کے FC/40 کی کمی ہے۔

(د) بلڈنگ کی حالت نہایت خستہ اور بوسیدہ ہے۔ دیواریں کافی جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

1۔ سال 19-2018 کے فنڈ -/299470 روپے تھانہ فیکٹری ایریا کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے ہیں۔

2۔ سال 20-2019 کے فنڈ -/800000 لاکھ روپے تھانہ فیکٹری ایریا کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

(ہ) تھانہ فیکٹری ایریا میں 2 گاڑیاں گشت موجود ہیں جن کی حالت خستہ اور فریم ٹوٹے ہوئے ہیں جن کے ماڈل FSD-2002/3917 اور FSH-2004/9148 ہیں۔ مزید برآں تھانہ میں 2 نئی گاڑیاں اور 10 موٹر سائیکلوں کی ضرورت ہے تاکہ گشت کے نظام میں تیزی آسکے۔

**جناب سپیکر:** جی، کوئی ضمنی سوال؟

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ تھانہ ہٰذا میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کل 996 مقدمات درج ہوئے ہیں تو اس میں یہاں پر ڈکیتی کے مقدمات nil بتائے گئے ہیں جبکہ میرے نالج کے مطابق وہاں پر ڈکیتی کے مقدمات بھی درج ہوئے ہیں اور ہوتا یہ ہے جو بتانے والی بات ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ ڈکیتی ہوتی ہے ان کو مجبور کیا جاتا ہے کہ آپ چوری کا پرچہ درج کروائیں پھر ہم آپ کا پرچہ درج کریں گے تو اس کے لئے لاء منسٹر صاحب نے کیا کیا ہے؟۔۔۔

**جناب سپیکر:** نہیں، اسی میں آگے لکھا ہے کہ راہزنی تو راہزنی کیا ہے؟ یہ راہزنی بھی ڈکیتی ہوتی ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر!

Roadside robbery

**جناب سپیکر:** ہاں جی۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! وہ roadside پر ہوتی ہے، میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ 2009 میں وہاں آئرن مارکیٹ میں ایک دن میں پانچ ڈکیتیاں اکٹھی ہوئی تھیں اور اس میں ایک بندہ بھی زخمی ہوا تھا کیونکہ میرے پاس اس حوالے سے specific information ہے اور میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں۔ تو بات یہ ہے کہ جو ڈکیتی کے مقدمات ہیں پولیس ان کو درج کرنے سے کیوں قاصر رہتی ہے میرا صرف یہ ضمنی سوال ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور/امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! میرے خیال میں معزز رکن کا فرمانا درست نہیں ہے۔ ڈکیتی کا باقاعدہ پرچہ درج کیا جاتا ہے اور بڑی سختی کے ساتھ باز پرس کی جاتی ہے۔ اگر اس کو چوری میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو بڑی سختی کے ساتھ اس کی باز پُرس کی جاتی ہے باقاعدہ جہاں پر ڈکیتی ہوتی ہے وہاں پر ڈکیتی کا پرچہ درج کیا جاتا ہے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! اس میں میری صرف یہ گزارش ہے کہ میں ایک دو نہیں بلکہ 25، 30، 50 آدمی فیصل آباد سے بٹھا کر لاءمنسٹر صاحب کے کمرے میں لے آتا ہوں، ان کے ساتھ ڈکیتیاں ہوئی ہیں اور ان کے جو مقدمات ہیں۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، آپ اس طرح کریں کہ آپ جو سمجھتے ہیں کہ یہ genuine لوگ ہیں تو آپ لاءمنسٹر صاحب کے notice میں لائیں اور اس پر کوئی ایکشن ہو گا۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے میں لے آتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** آپ بالکل لائیں۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! میرا جو اگلا ضمنی سوال ہے تو یہ تھانہ فیکٹری ایریا کی specific بات ہو رہی ہے تو اس میں جو آپ نے کمی نفری بتائی ہے وہ صرف یہاں پر 40 کانسٹیبل کی کمی بتائی گئی ہے اور تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد کا بڑا اہم ترین تھانہ ہے۔ میں پچھلے تین سال سے اس تھانے کے حوالے سے آواز اٹھا رہا ہوں کہ آپ مہربانی کریں کہ جو لوگ یہاں سے ٹرانسفر کئے گئے ہیں یا تو ان کی جگہ پر جو اسامیاں ہیں وہ پر کر دیں اور اگر نہیں تو فیصل آباد کے لئے نئی بھرتی کے آرڈر کریں۔ میں یہ صرف فیکٹری ایریا تھانے کی specific بات کر رہا ہوں لیکن پورے فیصل آباد کے اندر کوئی بھی ایسا تھانہ نہیں ہے جس میں کوئی 50 سے 60 لوگوں کی نفری کی کمی نہ ہو۔۔۔

**جناب سپیکر:** جی، ویسے یہ کمی تو پرانی چلی آ رہی ہے مجھے خود اچھی طرح یاد ہے۔ یہ تو انہوں نے آ کر بھرتی کھولی ہے اور testing agency کو دی ہے اب ضلعوں میں بھرتی شروع ہو گئی ہے اس کو کوئی 6 سے 8 ماہ ہوئے ہیں اس گورنمنٹ نے ہی بھرتی شروع کی ہے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر!۔۔۔

**جناب سپیکر:** میں آپ کو بتاتا ہوں کیونکہ ہم دس سال تک اپوزیشن میں دیکھتے رہے ہیں یہ کمی تو پرانی چلی آ رہی ہے۔ Unfortunately اس وقت بھرتی پر ban لگا ہوا تھا اس زمانے میں کیا ہوا تھا یہ تو آپ جانتے ہیں تو اس کمی پر اب تھوڑا ٹائم لگے گا لیکن روز اشتہار آ رہے ہیں، ضلعوں میں یہ اشتہار آ رہے ہیں کچھ بھرتی ہوئی ہے، کچھ ہو رہی ہے اور ابھی بھی ہو رہی ہے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! میری صرف یہی گزارش ہے اور میں آپ کی تمام باتوں سے agree کرتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ میں تو اپنے شہر کی بات کروں گا کہ فیصل آباد کے اندر کرائم کا ریٹ اُس وقت کیا تھا اور آج کیا ہے؟

**جناب سپیکر:** بالکل میں آپ کی بات سے 100 فیصد agree کرتا ہوں۔ دیکھیں کہ جتنی آبادی بڑھی اور ہمارے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے جو کمیاں ہیں وہ unfortunately نہیں پوری کی گئیں یہی تو اصل رونا رہا ہے۔ دیکھیں بلکہ انہوں نے سوائے پنجاب کے باقی ساری جگہ پر کافی حد تک کمی کو پورا کیا ہے کیونکہ خیبر پختونخوا میں وہ ایف سی سے بھی کام لے رہے ہیں اور سندھ میں دوسری فورسز بھی ہیں، ایف سی بھی ہے تو پنجاب کے پاس ایف سی ہے نہ اور کوئی فورس ہے صرف

انہی کے اوپر تکیہ تھا پولیس نفری کی کمی تو بہت ہے آپ کی اس بات میں کوئی doubt نہیں ہے لیکن انہوں نے آکر یہ کام کم از کم شروع تو کیا ہے بھرتیاں ہو رہی ہیں اور فیصل آباد میں جو آبادی کا تناسب ہے۔ میری تو یہ سوچ ہے کہ جو فیصل آباد کی آبادی کا تناسب ہے جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے اور جتنی آبادی ہو چکی ہے وہاں تو بھرتی کا maximum زور ہونا چاہئے اور آپ کے سوال کا یہ فائدہ ہو سکتا ہے کہ آپ کی وجہ سے وہاں فیصل آباد کا کوٹا بڑھ جائے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! میری یہی گزارش ہے کہ فیصل آباد کے لئے ہمیں بہت ساری نفری کی ضرورت ہے اور یہ جو figures دیئے گئے ہیں یہ جو نفری کی کمی بتائی گئی ہے یہ پچھلے 12 سال سے یہی بتایا جا رہا ہے۔

**جناب سپیکر:** چلیں 12 سال سے تو ان کی حکومت نہیں تھی۔ جی، راجہ صاحب! کیا اسی طرح کی صورت حال نہیں ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں آگے ان کا گاڑیوں کے متعلق سوال بھی تھا تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک طویل عرصہ، کئی سالوں کے بعد پہلی بار موجودہ حکومت نے آکر پولیس کو گاڑیاں دی ہیں۔

**جناب سپیکر:** آپ کی یہ بات صحیح ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انہوں نے تو اپنی حکومت میں کئی سالوں سے پولیس کو گاڑیاں ہی نہیں دیں۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد طاہر پرویز! آپ نے بات شروع کر دی ہے اور آپ میرے ہم نام ہیں تو خدا کے لئے جو پٹرولنگ پوسٹوں کو گاڑیاں میں اپنی حکومت میں دے گیا تھا وہی گاڑیاں آج تک چل رہی ہیں اس موجودہ حکومت نے آکر نئی گاڑیاں دی ہیں۔ آپ نے یہ کبھی چیک کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! بالکل۔ اب ٹریژری بنچز سے معزز ممبران میری بات تو سُن لیں بعد میں ڈیسک بجا لیں۔

**جناب سپیکر:** وہ اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ آپ کا فائدہ سوچ رہے ہیں۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! آپ نئے نئے کابینہ میں گئے ہیں شاید اس لئے ڈیسک بجا رہے ہیں۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ بات یہ ہے کہ فیصل آباد کے اندر کسی بھی پٹرولنگ پوسٹ کو کوئی گاڑی نہیں دی گئی۔ تھانوں کو گاڑیاں دی۔۔۔

**جناب سپیکر:** وہ اب گاڑیاں لی گئی ہیں موجودہ گورنمنٹ کا یہ جو بجٹ آیا ہے یہ budget release ہو گیا ہے تو انہوں نے گاڑیاں لے لی ہیں۔ جی، راجہ صاحب ایسے ہی ہے؟ کیونکہ میں اس لئے follow کر رہا تھا کہ خدا کے لئے پٹرولنگ پوسٹوں والوں کو گاڑیاں دیں تاکہ چوری ڈکیتیوں میں کمی ہو جائے۔ اب پہلے آپ بتائیں کہ میں جو 300 پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کے لئے چھوڑ گیا تھا وہ آپ نے 12 سال میں کیوں نہیں بنائیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر وہ پٹرولنگ پوسٹیں وہاں پر بن جاتیں جو جگہیں میں نے pinpoint کی ہوئی تھیں تو یہ چھوٹو گینگ نہیں پیدا ہونا تھا اور آپ کی اُن سے لڑائی اُس وقت کے آئی جی کے ساتھ چھوٹو گینگ کی منتیں کرتے ہوئے ختم نہیں ہونی تھی اور پھر آپ کو Army بلانا پڑی۔ آپ نے اپنے دور میں چھوٹو گینگ کو مارنے کے لئے Army بلائی تھی؟ یہ اس لئے ہوا کہ اُس وقت انہوں نے permanent bunkers بنا لئے تھے اگر وہاں پٹرولنگ ہوتی رہتی تو permanent bunkers نہیں بننے تھے۔ پٹرولنگ پوسٹوں کا idea ہی یہ تھا اُس کی تو unfortunately spirit ہی ختم کر دی گئی۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پٹرولنگ پوسٹوں کے لئے نا صرف گاڑیاں دی گئی ہیں بلکہ اس موجودہ بجٹ میں تقریباً 97 کے قریب نئی پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کے لئے بھی رقم رکھی گئی ہے۔

**جناب سپیکر:** یہ بڑا ثواب کا کام ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! انشاءاللہ۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد طاہر پرویز! میں آپ کے سوال پر خوش ہوں۔ یہ ہمیں بڑا فائدہ ہو گیا ہے۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! آپ ہمیشہ ہی ہمارے سوال پر خوش ہوتے ہیں اس میں کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بات یہ ہے کہ بالکل آپ نے جو پٹرولنگ پوسٹیں بنائی

تھیں وہ ہم آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں آپ کا ریسکیو1122 والا اور پٹرولنگ پوسٹوں والا جو منصوبہ تھا اُس کو جس طرح آگے بڑھانا چاہئے تھا اُس میں کچھ رکاوٹیں آئی ہیں لیکن اُس کے باوجود فیصل آباد میں تاندلیانوالہ کی جو چیک پوسٹ ہے وہ ہمارے دور میں بنائی گئی، سمندری روڈ والی چیک پوسٹ بنائی گئی اُس کے علاوہ جو جہانگیر کو سڑک جاتی تھی وہاں کام مکمل ہونے والا رہتا تھا وہ ہم نے مکمل کیا۔ ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نے ان پر کام نہیں کیا لیکن جس طرح آپ چاہتے تھے یہ بات ضرور ہے میں آپ کی بات سے agree کرتا اگر اس کو بڑھاتے تو ضرور ڈکیتیوں پر کنٹرول ہو سکتا تھا لیکن آج دیر آئے درست آئے۔ میری گزارش صرف اتنی سی ہے کہ فیصل آباد کے لئے راجہ صاحب on the floor of the House کوئی commitment دیں کیونکہ نفری کی کمی 40 لوگوں کی ایک تھانے کی نہیں ہے میرے خیال میں ہر تھانے کے اندر۔۔۔

**جناب سپیکر:** وہ راجہ صاحب کو بھی پتا ہے وہ کر رہے ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ کریں گے آپ کی بات بالکل صحیح ہے کیوں راجہ صاحب بھرتی تو شروع ہو گئی ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بھرتی شروع ہے کمی بھی دور ہو جائے گی لیکن immediately جیسے آپ نے فرمایا کہ ان کے سوال کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ انشاءاللہ جو کمی ہے اُس کو دور کرنے کی immediately کوشش کریں گے۔

**جناب سپیکر:** جی، اس میں بہتری آجائے گی۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! چلیں تین سال پہلے تو ہماری حکومت تھی۔ اب میں یہ بتانا چاہ رہا ہوں یہ سال 2019 میں 2 لاکھ 99 ہزار 4 سو 70 روپے تھانہ فیکٹری ایریا کی تعمیر و مرمت پر خرچ کئے گئے ہیں اُس سے پیچھے جو جز (د) میں لکھا جا رہا ہے بلڈنگ کی حالت نہایت خستہ اور بوسیدہ ہے دیواریں کافی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ ہم تو بُرے سہی لیکن اچھے لوگوں نے جو 2 لاکھ 99 ہزار 4 سو 70 روپے لگا دیئے ہیں یہ کہیں بھول کر تو نہیں لگا دیئے گئے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، فرمائیں!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں یہ جو دو figures ہم نے دیئے ہیں ایک سال 19-2018 کے ہیں اور ایک سال 20-2019 کے ہیں لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ unlike past government موجودہ حکومت نے اور موجودہ آئی جی پنجاب نے موجودہ سال کو تھانوں کی تعمیر اور مرمت کا سال قرار دیا ہے اس سال ہم کوئی رقم افسران کے دفاتر یا رہائشوں پر خرچ نہیں کریں گے بلکہ تھانوں کی تعمیر و ترقی پر خرچ کر رہے ہیں۔ یہ سال declare ہو چکا ہے۔

**جناب سپیکر:** جناب محمد طاہر پرویز! دیکھیں اِنہیں آئے تین سال ہوئے ہیں ماشاء اللہ یہاں دس دس سال حکومتیں رہی ہیں تو یہ کریڈٹ دیں کہ انہوں نے آتے ہی شروع تو کر دیا ہے نیت تو ظاہر ہو گئی ہے کہ کام کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! دس دس سال بالکل ہماری حکومتیں رہی ہیں لیکن یہ بات میں آپ کو ضرور باور کروانا چاہتا ہوں کہ اُس ٹائم کے crime rate ریٹ اور آج کے crime rate کا اگر حساب لگائیں تو آپ کانوں کو ہاتھ لگائیں گے آپ بھی اپنے حلقے میں جاتے ہیں اور جو صورت حال اب پورے پنجاب کی law and order کے حوالے سے ہو چکی ہے ایک ماں اپنے بچے کا انتظار کرتی ہے کہ میرا بچہ خیر خیریت سے گھر میں آجائے تو پنجاب کی حالت یہ ہو چکی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، اگلا سوال جناب چودھری اختر علی کا ہے۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جو معزز ممبر crime rate میں اضافہ کی بات کر رہے ہیں اس کی بھی ایک بنیادی وجہ ہے۔ اُس زمانے میں پولیس افسران ان حکمرانوں سے ڈرتے ہوئے پرچے درج نہیں کرتے تھے آج کل FIRs کی فری رجسٹریشن ہے آپ کسی بھی فرنٹ ڈیسک پر چلے جائیں FIR درج ہو جاتی ہے اس لئے کہ ہم اُن کو professionally کام کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا کوئی سوال رہتا ہے؟ آپ اپنا سوال نمبر پڑھیں۔

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3136 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## فیصل آباد شہر میں تھانہ جات، چوکیوں کی تعداد اور تعینات نفری سے متعلقہ تفصیلات

*3136: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد شہر کی حدود میں کتنی چوکیاں اور تھانہ جات ہیں؟

(ب) ان میں کتنی نفری تعینات ہے اور کتنی نفری کم ہے کم نفری کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں کتنی گاڑیاں ناکارہ ہیں؟

(د) ان تھانہ جات میں جرائم کی ریشو سال 2019 کی بتائیں؟

(ہ) ان تھانہ جات میں کس کس چیز کی ضرورت ہے؟

(و) ان تھانہ جات میں قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں یکم جنوری 2019 سے آج تک کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ز) اگر ان تھانہ جات میں جرائم کی ریشو تسلی بخش نہ ہے تو اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):**

(الف) فیصل آباد سٹی ایریا کی حدود میں واقع تھانہ جات کی تعداد 18 ہے۔

فیصل آباد دیہاتی ایریا کی حدود میں واقع تھانہ جات کی تعداد 24 ہے۔

ضلع فیصل آباد کے کل تھانہ جات کی تعداد 42 ہے۔

فیصل آباد سٹی ایریا کی حدود میں واقع پولیس پوسٹ / چیک پوسٹ کی تعداد

| پولیس پوسٹ | چیک پوسٹ | کل |
|---|---|---|
| 01 | 21 | 22 |

فیصل آباد دیہاتی ایریا کی حدود میں واقع پوسٹ / چیک پوسٹ کی تعداد:

| پولیس پوسٹ | چیک پوسٹ | کل |
|---|---|---|
| 04 | 16 | 20 |

فیصل آباد ضلع میں پولیس پوسٹ / چیک پوسٹ کی کل تعداد:

| پولیس پوسٹ | چیک پوسٹ | کل |
|---|---|---|
| 05 | 37 | 42 |

(ب)

| منظور نفری | | | | | تعینات نفری | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| FC | HC | ASI | SI | IP | FC | HC | ASI | IP | FC (BPS) 07 |
| 3060 | 441 | 347 | 229 | 60 | 2408 | 379 | 348 | 145 | 13 |

کمی نفری مع گریڈ

| HC (BPS) 09 | ASI (BPS) 11 | SI (BPS) 14 | SI (BPS) 14 | IP (BPS) 16 |
|---|---|---|---|---|
| 652 | 62 | 01 | 84 | 47 |

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تھانہ جات میں جرائم کی ریشو سال 2019 درج ذیل ہے:۔

| نام تھانہ | فیصد | مقدمات |
|---|---|---|
| ریل بازار | 3 | 472 |
| سول لائن | 6 | 1133 |
| کوتوالی | 3 | 569 |
| گلبرگ | 5 | 962 |
| جھنگ بازار | 6 | 1004 |

| | | |
|---|---|---|
| غلام محمد آباد | 10 | 1746 |
| رضا آباد | 5 | 957 |
| وومن | 0 | 81 |
| پیپلز کالونی | 6 | 1136 |
| مدینہ ٹاؤن | 8 | 1484 |
| سرگودھا روڈ | 8 | 1423 |
| منصورہ آباد | 5 | 921 |
| نشاط آباد | 5 | 902 |
| ملت ٹاؤن | 6 | 1166 |
| بٹالہ کالونی | 8 | 1367 |
| ڈی ٹائپ کالونی | 4 | 784 |
| فیکٹری ایریا | 6 | 1013 |
| سمن آباد | 5 | 890 |

(ہ) فیصل آباد شہر میں تھانہ جات میں درج ذیل اشیاء ہائے کی ضرورت ہے:۔

سامان انٹی رائٹ

1 بائم سٹک 2 ہیلمٹ 3 جیکٹ 4 چھن گارڈ

5 آرم گارڈ 6 تھائی گارڈ 7 بلٹ پروف جیکٹ و ہیلمٹ

سامان فرنیچر

1 دفتری فرنیچر کرسیاں 2 دفتری میز 3 دفتری الماری

سامان الیکٹرونکس

1 کمپیوٹر 2 پرنٹر 3 سکینر 4 واٹر ڈسپنسر

(و) سال 2019 میں شہری حدود میں قتل کے مقدمات کی تھانہ وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

| نام تھانہ | مقدمات قتل |
|---|---|
| ریل بازار | - |

| | |
|---|---|
| سول لائن | 3 |
| کوتوالی | 1 |
| گلبرگ | 3 |
| جھنگ بازار | 8 |
| غلام محمد آباد | 11 |
| رضا آباد | 3 |
| وومن | - |
| پیپلز کالونی | 4 |
| مدینہ ٹاؤن | 4 |
| سرگودھا روڈ | 7 |
| منصورہ آباد | 3 |
| نشاط آباد | 13 |
| ملت ٹاؤن | 10 |
| بٹالہ کالونی | 3 |
| ڈی ٹائپ کالونی | 6 |
| فیکٹری ایریا | 5 |
| سمن آباد | 3 |

(ز) اس بابت تھانہ میں کرائم کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے ضلع پولیس نے کرائم کنٹرول کرنے کے لئے جامع پلاننگ کی ہے جس کے تحت جن علاقوں میں زیادہ وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں ان کے پن پوائنٹ نکال کر گشت کے نظام کو مؤثر کیا گیا ہے اس کے علاوہ ڈولفن فورس اور QRF کی ٹیمیں تشکیل دے کر گشت کے نظام کو مؤثر کیا گیا ہے تاکہ جرائم کی شرح میں کمی کی جاسکے مؤثر گشت کے نظام سے دیگر جرائم اور سٹریٹ کرائم میں کمی ہوئی ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، کوئی ضمنی سوال؟

**جناب محمد طاہر پرویز:** جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے آپ نے ابھی کہا کہ پٹرولنگ پوسٹیں اگر پنجاب کے اندر بڑھا دی جاتیں تو چلیں ہم نے تو نہیں بڑھائیں اب تین سال کے اندر آپ نے کیا کیا ہے؟ میں یہاں پر ضمنی سوال پوچھ رہا ہوں کہ جو آپ نے جواب میں لکھا ہے پولیس پوسٹ 1، چیک پوسٹیں 21 ہیں اور یہ کل 22 ہیں یہ 22 پوسٹیں کب سے قائم ہیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کی date میرے پاس نہیں ہے لیکن ظاہری بات ہے کہ یہ پچھلے کافی عرصے سے چل رہی ہوں گی۔ اب معزز ممبر یہ سوال کرتے کہ اس کی تاریخ بتائی جائے کہ کب قائم ہوئی ہے اس کے بعد یہ تھانے کا پوچھیں گے کہ تھانہ کب سے قائم ہوا ہے یہ تو پہلے سے چل رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** چلیں ٹھیک ہے۔ جی، طاہر پرویز صاحب آپ کے سارے سوال ہو گئے ہیں اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اس سوال نمبر 3221 کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے جی، سید عثمان محمود!

**سید عثمان محمود:** اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3438 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن سنٹرز کی تعداد اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3438: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن کے کتنے سنٹرز کہاں کہاں پر قائم ہیں؟

(ب) ان سنٹرز کی عمارت کتنے رقبے پر محیط ہے اور ان میں رہائش پذیر بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ان بچوں سے مشقت لی جاتی ہے اور ان کو بر وقت کھانا بھی نہیں دیا جاتا ان کی صحت کے حوالے سے کوئی خاص انتظامات بھی نہ ہیں اس بابت تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا ایک ہی سنٹر ہے جو کہ منٹھار روڈ چک نمبر 112P ٹبہ علی پور واقع ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان 48 کنال پر بنایا گیا ہے اس وقت اس میں 40 بچے رہائش پذیر ہیں۔

(ج) انسٹیٹیوٹ میں مفلس، نادار، بے آسرا، یتیم اور لاوارث بچوں کو جامع قسم کی رہائش، خوراک، تعلیم، صحت، تفریح اور قانونی معاونت کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ یہاں بچوں کو گھریلو طرز پر کھانا دیا جاتا ہے اور ان کی پرورش کی جاتی ہے انسٹیٹیوٹ بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر وقت سرگرم عمل ہے۔ بچوں سے مشقت کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔

بچوں کو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی کی سفارشات پر خوراک مہیا کی جا رہی ہے اور ان سفارشات کی روشنی میں بچوں کی جسمانی ضروریات کو مد نظر رکھ کر مینو بنایا جاتا ہے۔

بچوں کی صحت کے لئے میڈیکل سیکشن موجود ہے جہاں پر ڈسپنسر 24 گھنٹے موجود ہوتا ہے جو بچوں کو قریبی ہسپتال سے روزانہ کی بنیاد پر علاج معالجہ کے لئے لے کر جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے اداروں میں بچے آزادانہ طور پر گھومتے پھرتے ہیں اور تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں ان بچوں کو تعلیم، صحت کے ہمراہ جسمانی نشوونما کے لئے مناسب خوراک کا بندوبست کیا گیا ہے اور ان کی جسمانی نشوونما کے لئے صحت مندانہ سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے مثال کے طور پر دسمبر 2018 میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں مقیم بچوں کے لئے سپورٹس گالا کا اہتمام کیا گیا۔

**جناب سپیکر:** کوئی ضمنی سوال ہے؟

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! میں نے معزز منسٹر صاحب سے ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن سنٹر کے حوالے سے سوال پوچھا تھا لیکن بدقسمتی سے ایسے لگتا ہے کہ جس ضلع

رحیم یار خان سے ہم تعلق رکھتے ہیں اور جس ضلع رحیم یار خان کی اس august House میں بات کی جاتی ہے یا ڈیپارٹمنٹس جن سوالات کے جوابات جمع کرواتے ہیں وہ کوئی دو مختلف علاقے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن سنٹرز کہاں کہاں پر قائم ہیں؟ اس کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو کہ منٹھار روڈ چک نمبر 112P ٹبہ علی پور میں واقع ہے جو کہ 48 کنال پر بنایا گیا ہے اور اس وقت اس میں 40 بچے رہائش پذیر ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اسی طرح کا same question میں نے لیبر منسٹر صاحب سے بھی پوچھا تھا اور آپ نے بھی اس پر تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا تھا ۔ مجھے لگتا ہے کہ شاید ہمارے علاقے کے statistics لاہور پہنچتے پہنچتے تبدیل ہو جاتے ہیں اور اُدھر کی شاید ان کو جان کاری پوری نہیں ملتی۔ میں نے کچھ روز قبل وہاں کا وزٹ کیا وہاں ضلع رحیم یار خان میں چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ کا بہت بُرا حال ہے لیکن بقول ان کے 48 کنال جگہ پر 40 بچے رہائش پذیر ہیں اور یہ کون بچے ہیں، یہ بچے بے آسرا، مفلس، نادار، یتیم، لاوارث اور malnutrition ہیں جن کے سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میرا اس سوال کو اٹھانے کا مقصد تنقید کرنا نہیں تھا بلکہ میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا اس حوالے سے کوئی بہتری آئے۔ ضلع رحیم یار خان 6 ایم این ایز اور 13 ایم پی ایز پر مشتمل ایک ضلع ہے، اگر اس کے بنیادی مسائل کو حکومت وقت ترجیح نہیں دے گی تو کون دے گا؟ Despite the fact ان کو South Punjab maximum mandate سے ملا ہے۔ میرا سوال کرنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہاں پر ایک چائلڈ پروٹیکشن سنٹر ہے جس میں 40 بچے ہیں اور وہ اس areas کی demands meet نہیں کر رہا۔ میرے خیال میں ہر تحصیل جیسا کہ تحصیل خان پور، لیاقت پور، رحیم یار خان اور صادق آباد کم از کم پندرہ پندرہ لاکھ آبادی پر مشتمل ایک تحصیل ہے، اپر پنجاب میں اس سے بڑے بڑے اضلاع ہیں ان سے زیادہ آبادی کی ہماری تحصیلیں ہیں تو وہاں کم از کم ایک چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم ہونا چاہئے۔ میری آپ کے توسط سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں نے بہت اہم نکتہ اٹھایا ہے اس پر موجودہ حکومت توجہ دے جو کہ need of the hour ہے تو اس حوالے سے تحصیل لیول پر چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم کئے جائیں۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب!

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! گزارش ہے جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ابھی تک یہ initiative آپ کی پالیسی کے تحت چل رہا ہے۔ پہلے فیز میں ہر ضلع میں ایک چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم ہونا تھا اور اسی سکیم کے تحت یہاں پر چائلڈ پروٹیکشن سنٹر قائم ہوا جو کہ آج بھی چل رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بچے بے سہارا ہیں۔ اس کے پیچھے آپ کی ایک سوچ تھی کہ جو بچے سڑکوں پر بھیک مانگتے ہیں ان کو وہاں سے اٹھا کر کسی ایسی چھت کے نیچے لایا جائے جہاں پر ان کو کھانا بھی دیا جائے اور ان کی مستقبل کے حوالے سے تربیت بھی کی جائے لہٰذا اسی پالیسی کے تحت باقاعدہ یہ سسٹم چل رہا ہے اور بچوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کو کھانا بھی دیا جا رہا ہے۔ میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں آپ خود اس بات کے شاہد ہیں جیسا کہ ابھی معزز ممبر یہ فرما رہے تھے کہ بچے malnutrition کا شکار ہیں تو یہ بات قطعی طور پر درست نہیں ہے۔ یہ وہ menu ہے جو کہ آپ کے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا گیا تھا اور باقاعدہ nutritionist کے پینل نے اس کو تشکیل دیا تھا اور آج تک اسی پر عمل درآمد ہو رہا ہے اگر کہیں سے یہ شکایت ملتی ہے کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا تو ہم اس پر کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب! میرے خیال میں بہتر ہے کہ آپ چائلڈ پروٹیکشن بیورو والوں سے کہیں کہ وہاں ایک special inspection رکھ لیں اور جو کمی ہے اس کو دُور کر دیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! ہم انشاءاللہ تعالیٰ ان کمیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے اور باقاعدہ معزز رکن کو اپنے ساتھ رکھ کر ہماری ٹیم وزٹ کرے گی۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر صاحب! بہتر یہ ہے کہ جب آپ ان اداروں کا وزٹ کرنے جائیں تو سید عثمان محمود صاحب کو ساتھ لے جائیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! ہم بالکل معزز رکن سے coordinate کر لیں گے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** جی، سید عثمان محمود! کیا یہ ٹھیک ہے؟

**سید عثمان محمود:** جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کیونکہ میری بات کا مقصد بھی یہی تھا کہ issue address ہو اور حل ہو۔ میں بالکل لاء منسٹر صاحب کی بات کی تائید کرتا ہوں کہ یہ 40 children are well fed اوران کے menu میں کوئی کمی نہیں ہے جب میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو گیا تو سہولیات کا کوئی issue نہیں تھا۔ مگر جب میں نے دیکھا کہ 50 لاکھ کے ضلع میں ٹوٹل بچے جو ان کی کفالت میں ہیں ان کی تعداد صرف 40 ہے تو میں یہ چاہ رہا ہوں کہ چلیں جب تک تحصیل لیول پر چائلڈ پروٹیکشن بیورو نہیں بنایا جاتا اس وقت تک باقی تحصیلوں کے بچوں کو بھی یہاں پر cater کر دیا جائے کیونکہ 48 کنال جگہ بڑی وسیع جگہ ہوتی ہے۔ لاء منسٹر صاحب چائلڈ پروٹیکشن بیورو والوں کو یہ ہدایت دیں کہ جس طرح باقی ساتھ والی تحصیلیں ہیں ان کے بچوں کو بھی یہاں رہنے کی سہولت دے دی جائے۔ شکریہ

**جناب سپیکر:** لاء منسٹر صاحب! اگر far flung areas میں inspection ہوتی رہے تو یہ ٹھیک چلتے رہتے ہیں تو آپ اس طرح کریں کہ جب آپ وہاں پر جائیں تو معزز ممبر کو بھی اپنی ٹیم میں شامل کر لیں اور باقی بھی چیک کر لیں تاکہ جو کوئی کمی ہے وہ پوری ہو جائے کیونکہ مقصد تو یہ ہے کہ ادارہ چلنا چاہئے۔

**محترمہ صبا صادق:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، محترمہ!

**محترمہ صبا صادق:** بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! سید عثمان صاحب نے ابھی جو بات کی ہے اور اس کے جواب میں لاء منسٹر صاحب نے اس حوالے سے details بتائی ہیں۔ میں بھی چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے ادارے کی head رہ چکی ہوں اور یہ بہت نیکی کا کام آپ نے شروع کیا تھا اس کو آگے لے کر چلنے میں ہماری حکومت نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ ضلع رحیم یار خان کا سنٹر بھی ہمارے دور میں بنا تھا اور میں نے جب اس ادارے سے resign کیا اس وقت اس ادارے میں 40 بچے تھے۔ میری لاء منسٹر صاحب سے درخواست ہو گی کہ ضلع رحیم یار خان اور اس کی surrounding بہت بڑا علاقہ ہے اور یہاں پر بہت بڑی آبادی میں بچے بے آسرا اور بے سہارا ہیں۔ ہم نے اس حوالے سے

ایک سکیم بنائی تھی اس کو میں نے approve بھی کروایا تھا اور چیف منسٹر صاحب نے graciously مجھے اس میں سپورٹ کیا تھا کہ ہر تحصیل اور ہر ضلع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس بننے تھے اور اس کے لئے زمین بھی allocate ہو چکی تھی تو میں درخواست کروں گی کیونکہ لاء منسٹر صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اگر یہ اس کو follow up کر لیں تو مہربانی ہو گی۔۔

**جناب سپیکر:** محترمہ! پہلے جو ادارے موجود ہیں ان کو تو ٹھیک کر لیں۔

**محترمہ صبا صادق:** جناب سپیکر! تاکہ ہر ضلع میں یہ یونٹس قائم ہو جائیں۔

**جناب سپیکر:** اب ہم سید عثمان محمود کا دوسرا سوال لیتے ہیں اور اس کے بعد ہمارا Question Hour ختم ہو جائے گا۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

**سید عثمان محمود:** میرا سوال نمبر 3451 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

## ضلع ملتان کے تھانوں میں سرکاری گاڑیوں کا نجی استعمال سے متعلقہ تفصیلات

* 3451: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ملتان کے 32 تھانوں میں جرائم کی روک تھام کے لئے 100 گاڑیاں فراہم کی گئیں تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ تھانوں کے ایس ایچ اوز نے ان گاڑیوں کی سرکاری نمبر پلیٹس اتار کر جعلی نمبر پلیٹس لگا کر گھریلوں کاموں کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گاڑیوں کے غلط استعمال کی وجہ سے 15 پر کال کرنے کے باوجود بھی ریسپانس ٹائم بہتر نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جرائم کی روک تھام کے لئے گاڑیوں کا غلط استعمال روکنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع ملتان کے 32 تھانوں میں جرائم کی روک تھام کے لئے 55 گاڑیاں فراہم کی گئی ہیں۔

(ب) ضلع ملتان کے تھانہ جات میں موجود سرکاری گاڑیوں پر سرکاری نمبر پلیٹس لگی ہوئی ہیں۔ ضلع ہٰذا میں کسی بھی تھانہ کے SHO نے سرکاری گاڑی کی نمبر پلیٹ اتار کر جعلی نمبر پلیٹ لگائی ہے اور نہ ہی سرکاری گاڑی کو گھریلو کاموں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ضلع ملتان میں تمام تھانہ جات کی پٹرولنگ کرنے والی تمام گاڑیوں پر ٹریکر لگائے گئے ہیں گاڑیوں کی لوکیشن چیک کرنے کے لئے کنٹرول روم بنایا گیا ہے جہاں سے ان کی لوکیشن کو چیک کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع ملتان میں جرائم کی روک تھام کے لئے سرکاری گاڑیوں پر مؤثر گشت کی جاتی ہے اور کسی بھی وقوعہ کی 15 پر اطلاع ملنے پر انڈر ریسپانس ٹائم موقعہ پر پہنچا جاتا ہے جس کی وجہ سے ضلع ملتان میں جرائم میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ ضلع ہٰذا میں عوام کی جان و مال کی حفاظت وانسداد جرائم کے لئے گشت سسٹم کو نہایت مؤثر کیا گیا ہے۔ تاہم جملہ SHOs صاحبان کو وقتاً فوقتاً ہدایات کی جاتی ہیں کہ سرکاری گاڑیوں کو ہمہ وقت تیار رکھیں تاکہ کسی بھی ناگہانی صورتحال میں موقعہ پر پہنچ کر حالات کو کنٹرول کیا جاسکے۔

(د) ضلع ملتان میں سرکاری گاڑیوں کو مؤثر گشت کے ذریعے جرائم کی روک تھام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ضلع ہٰذا میں عوام کی جان ومال کی حفاظت وانسداد جرائم کے لئے گشت سسٹم کو نہایت موثر کیا گیا ہے۔

**جناب سپیکر:** جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

**SYED USMAN MAHMOOD:** Thank you. Mr Speaker! I am satisfied.

**جناب سپیکر:** چلیں، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی، داخلہ** (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

**جناب سپیکر:** جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

## نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان، کی میز پر رکھے گئے)

### ساہیوال چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کی بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1683: **جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال کی عمارت زیر تعمیر ہے یہ کب سے زیر تعمیر ہے اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے اوراس پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں بقایا فنڈنگ کب تک کر دی جائے گی اور کب آپریشنل ہو جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ ہٰذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے اور کیا محکمہ کی ملکیتی ہے آگاہ کریں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو بتائیں کہ سال 18-2017 میں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی کیا کارکردگی رہی ہے تفصیل سے آگاہ کریں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) یہ درُست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹ کی عمارت زیرِ تعمیر ہے۔یہ عمارت 28.05.2015 سے زیرِ تعمیر ہے اس عمارت کا تخمینہ لاگت 108.794 ملین روپے ہے۔ اس عمارت پر اب تک 121.150 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔اور اس سکیم کے لئے مالی سال 20-2019 میں 05 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کو ریلیز کرنے کا حکم جاری ہے۔اس سکیم کا PC-IV فارم زیرِ عمل ہے جو کہ ضابطہ کی کارروائی کے بعد فنکشنل کر دی جائے گی۔

(ب) یہ تھانہ نہیں ہے، البتہ یہ درُست ہے کہ ادارہ ہٰذا کی عمارت سرکاری اراضی پر واقع ہے، جو گورنمنٹ سرٹیفائیڈ سکول ساہیوال(محکمہ جیل خانہ جات) سے مورخہ 20.02.2013 کو حاصل کی گئی۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار مفلس، غریب، لاوارث اور بے سہارا، نومولود بچوں کو سڑکوں، ہسپتالوں، چوراہوں سے اپنی حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور پاکستان

عالمی معاہدہ برائے تحفظِ اطفال کا پابند ہے اور چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گورنمنٹ پنجاب کا ادارہ ہے جو عالمی معاہدہ برائے اطفال کی شقوں پر عمل پیرا ہے۔ بے آسرا، نادار، مفلس اور بے سہارا عدم توجہی کا شکار بچوں کو مروجہ قانون کے مطابق تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ 18-2017 میں 6159 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے مشکل حالات کا شکار بچوں کے لئے سرگرم عمل ہے اور دوران سال 18-2017، 3297 ہیلپ لائنز پر کام کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس نے Neglected Children Act & Punjab Destitute 2004 کے تحت 171000 جرمانہ کیا اور بچوں کے حقوق پامال کرنے والے اور بچوں کے ساتھ جنسی، جسمانی تشدد اور مختلف جرائم میں ملوث افراد کے خلاف 19 FIRs درج کروائی گئیں۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات بھی Neglected Children Act 2004 & Punjab Destitute کے تحت مہیا کر رہا ہے۔ دوران سال 18-2017، 2865 نادار مفلس اور غریب بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن سکولز میں رجسٹرڈ کیا گیا اور 4972 بچوں کو ابتدائی صحت کی سہولیات فراہم کی گئیں۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے چائلڈ سائیکالوجسٹ نے 3835 بچوں کے ابتدائی انٹرویو کئے اور بچوں کے 2524 انفرادی کونسلنگ سیشن لئے اور 889 بچوں کے اجتماعی کونسلنگ سیشن لئے۔

مزید بر آں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے فیملی ٹریسنگ سیکشن نے پنجاب بھر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے 3761 بچوں کو ان کے خاندانوں کے حوالے کیا۔ صوبہ سندھ کے 51 بچوں کو، صوبہ خیبر پختونخواہ کے 189 بچوں کو، صوبہ بلوچستان کے 6 بچوں کو اسلام آباد کے 25 بچوں کو، آزاد کشمیر کے 9 بچوں کو اور افغانستان کے 15 بچوں کو اُن کے خاندانوں کو بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس حوالے کیا۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گداگری کے خاتمے کے لئے بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جنسی اور

جسمانی تشدد اور دیگر جرائم کے خلاف سرگرم عمل ہے۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے بچوں کی مدد کے لئے کام کر رہی ہے۔

## ضلع ساہیوال میں تھانہ جات اور پولیس چوکیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1686: جناب محمد ارشد ملک:** کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنے تھانہ جات پولیس اور چوکیاں کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) کس کس تھانہ /چوکی کی عمارت سرکاری ملکیتی ہے اور کس کی کرایہ پر ہے اور کون کونسی بلڈنگز تھانہ جات کے ناجائز قبضہ میں ہے؟

(ج) تھانہ جات / چوکیوں کے لئے زمین کرایہ پر کس ایگریمنٹ اور کتنے عرصہ کے لئے حاصل کی گئی نیز کرایہ پر عمارت لینے کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

(د) حلقہ پی پی۔198 ساہیوال کا علاقہ حد کس کس تھانہ میں ہے؟

(ہ) ضلع ساہیوال کے ان تھانہ جات / چوکیوں کی سال 17-2016 اور 18-2017 میں تزئین وآرائش پر کتنی رقم خرچ ہوئی اوران مالی سالوں میں ساہیوال پولیس کو کتنا بجٹ دیا گیا کتنے اخراجات کس کس مد میں ہوئے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہٰذا میں اس وقت 17 تھانے اور 6 چوکیاں ہیں۔

تفصیل چوکیاں: (1) چوکی گیمبر تھانہ یوسف والا۔(2) چوکی بائی پاس تھانہ غلہ منڈی۔

(3) چوکی کوٹ خادم علی شاہ تھانہ فرید ٹاون۔(4) چوکی شریں والا تھانہ ڈیرہ رحیم۔ (5) چوکی محمد پور تھانہ بہادر شاہ۔(6) چوکی ہڑپہ اسٹیشن تھانہ ہڑپہ۔

(ب) تھانہ سٹی ساہیوال، فتح شیر، سول لائن، فرید ٹاون، بہادر شاہ، نور شاہ، یوسف والا، ڈیرہ رحیم، ہڑپہ، سٹی چیچہ وطنی، صدر چیچہ وطنی، کسووال، غازی آباد، اکانوالہ، اور شاہکوٹ کی عمارت سرکاری ملکیتی ہے۔

چوکی بائی پاس سرکاری عمارت میں ہے۔ جبکہ تھانہ کمیر، اکانوالہ، غلہ منڈی اور چوکی شریں والا، چوکی گیمبر اور چوکی کوٹ خادم علی شاہ کرایہ کی عمارت میں کام کر رہے ہیں۔ ضلع ہٰذا میں کوئی بلڈنگ تھانہ کے ناجائز قبضہ میں نہ ہے۔

(ج) تھانہ جات / چوکیوں کے کرایہ کا ایگریمنٹ ایک سال 1.07.2018 تا 30.06.2019 ہے سرکاری اراضی نہ ہونے کی وجہ سے عمارت متذکرہ بالا کرایہ پر لی جاتی ہے۔

(د) حلقہ پی پی۔ 198 میں تھانہ فتح شیر، غلہ منڈی، فرید ٹاون، یوسف والا، کمیر ڈیرہ رحیم اور بہادر شاہ کا علاقہ شامل ہے۔

(ہ) ضلع ساہیوال کے تھانہ جات میں اس دورانیہ میں فرنٹ ڈیسک بنائے گئے جن کی تزئین اور آرائش کی گئی۔ اس حوالے سے سال 17-2016 میں -/10558000 روپے اور سال 18-2017 میں -/2500000 روپے خرچ ہوئے۔

## لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کے منصوبہ کی لاگت و دیگر تفصیلات

*1728: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور سیف سٹی پراجیکٹ کا منصوبہ کل کتنی لاگت کا تھا اس پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) سیف سٹی پراجیکٹ میں کتنے کیمرے لگائے اور کیمرے لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ جو کیمرے لگائے گئے ہیں ان میں زیادہ خراب ہیں ان کو کب تک ٹھیک کروا دیا جائے گا؟

(د) اس پراجیکٹ پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت مع تجربہ سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے تحت بننے والے PPIC3 پراجیکٹ کی کل تخمینہ لاگت 14.52 ارب روپے تھی۔ جو کہ ڈالر کی قیمت بڑھنے کام کے دائرہ کار میں اضافہ اور بعد از حکومتی منظوری میں سیف سٹی پراجیکٹ کے منصوبے کی شمولیت کے بعد

17.52 ارب روپے ہو چکی ہے۔ جو کہ PPIC3 کی تعمیر و تکمیل، اخراجات اور ملازمین کی تنخواہوں پر استعمال کئے گئے۔

(ب) پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے زیر انتظام تا حال لاہور شہر میں 7678 اور قصور میں (کل 8150) یہ طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت لگائے جانے والے کیمروں اور دیگر تنصیبات کی خریداری کے لئے مختلف قومی اور بین الاقوامی اخبارات میں اشتہار بمطابق پنجاب پروکیورمنٹ رولز 2014 شائع ہوئے۔ اور بعد از تکمیل قانونی قواعد وضوابط سے کم بولی دینے والی کمپنی ہواوے (M/S Huawei Technologies Pvt. Ltd) کے ساتھ معاہدہ کیا گیا۔

(ج) نہیں یہ بات درست نہ ہے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی کے زیر انتظام کیمرہ جات میں سے تقریباً 70 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کر رہے ہیں جبکہ باقی تقریباً 30 فیصد تکنیکی وجوہات اور کنٹریکٹر کے کام نہ کرنے کی وجہ سے خراب ہیں حکومتی سطح پر کنٹریکٹر (ہواوے کمپنی) سے مذکرات جاری ہیں علاوہ ازیں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بنیاد پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔

(د) سیف سٹی پراجیکٹ میں کل 890 اہلکاران و افسران اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کی تعلیمی قابلیت مع تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## صوبہ میں ممنوعہ اور غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***1864: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں اگست 2018 کے بعد ممنوعہ اور غیر ممنوعہ بور کے اسلحہ کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں؟

(ب) ممنوعہ میں کس کس قسم کے اسلحہ کے لئے لائسنس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت ہر شہری کو اپنی حفاظت کے لئے غیر ممنوعہ بور کا اسلحہ لائسنس شناختی کارڈ کی طرز اور طریق کار کی طرح پر جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس صوبائی حکومت جاری نہیں کرتی یہ اتھارٹی وفاقی حکومت کے پاس ہے۔ غیر ممنوعہ بور کے کل 1623 لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس صوبائی حکومت جاری نہیں کرتی یہ اتھارٹی وفاقی حکومت کے پاس ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی طرف سے 2013 سے غیر ممنوعہ بور کے لائسنس پر پنجاب میں BAN لگایا ہوا ہے تاہم صرف پارلیمنٹیرین، آرمی آفیشلز، سینئر وکلاء، بزنس مین اور سرکاری افسران کو حفاظت کے لئے اسلحہ لائسنس کی اجازت دی جاتی ہے جس کے لئے اُن کے محکمے کی اجازت سے درخواست بھیجی جاتی ہے اور ان تمام درخواستوں کو حکومت پنجاب کی قائم کردہ کمیٹی مکمل جانچ پڑتال کرنے کے بعد منظور یا نامنظور کرتی ہے اور پھر شناختی کارڈ کی طرز کا لائسنس نادرا سے جاری کیا جاتا ہے۔

## پنجاب پولیس کے کل بجٹ کی مختلف ونگز میں تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

***3051: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کے ٹوٹل بجٹ کا کتنے فیصد حصہ پنجاب پولیس کے لئے مختص کیا جاتا ہے؟

(ب) پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لئے مختص کل بجٹ کا کتنے فیصد سیلری (تنخواہ) کے زمرے میں جاتا ہے؟

(ج) کتنے فیصد انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ اور کتنے فیصد Operation ڈیپارٹمنٹ کو دیا جاتا ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس سال صوبہ بھر کے ٹوٹل بجٹ کا 5٪ پنجاب پولیس کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(ب) اس سال پنجاب پولیس کے کل بجٹ کا 84.47٪ فیصد سیلری کے زمرے میں دیا گیا ہے۔

(ج) انویسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کو A03953-Cost of Investigation کی مد میں اس سال 289.9 ملین دیا گیا ہے۔ جو کہ کل بجٹ کا 0.24 فیصد ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ ہٰذا کو A03-Operating Expenditure کی مد میں اس سال 11.49 بلین دیا گیا ہے جو کہ کل بجٹ کا 9.98٪ ہے جو کہ محکمہ ہٰذا میں تمام فارمیشن کو یکساں تقسیم کیا جاتا ہے۔ جس میں انویسٹی گیشن و آپریشن کے محکمے بھی شامل ہیں۔

## لاہور: تھانہ غالب مارکیٹ میں عملہ کی تعداد اور منشیات فروشی و بھتہ خوری میں ملوث اہلکاران سے متعلقہ تفصیلات

*3221: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے ان کی تفصیل عہدہ، گریڈ اور نام بتائیں؟

(ب) کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد سے یہاں پر تعینات ہیں؟

(ج) ان ملازمین میں کس کس کے خلاف کہاں کہاں پر انکوائریاں زیر کارروائی ہیں؟

(د) کتنے ملازمین جرائم میں یا منشیات فروشی میں ملوث ہیں؟

(ہ) کتنے ملازمین بھتہ خوری میں ملوث ہیں؟

(و) کتنے ملازمین غیر اخلاقی سرگرمیاں میں ملوث پائے گئے ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پولیس اسٹیشن غالب مارکیٹ لاہور۔

| IP/SHO | SI | ASI | HC | FC | Lady Con | DC |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 3 | 7 | 8 | 39 | 1 | 2 |

چوکی غالب مارکیٹ لاہور۔

| IP/SHO | SI | ASI | HC | FC | Lady Con | DC |
|---|---|---|---|---|---|---|
| Nill | 1 | Nill | 1 | 1 | Nill | 2 |

تھانہ غالب مارکیٹ لاہور اور چوکی غالب مارکیٹ مطابق نفری تعینات نام و نمبر ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں کوئی بھی ملازم عرصہ تین سال زائد یہاں تعینات نہ ہے

(ج) نثار احمد SI تھانہ غالب مارکیٹ کے خلاف ایک انکوائری DSP گارڈن ٹاؤن لاہور کے پاس زیر سماعت ہے۔ بصورت دیگر کسی بھی ملازم کے خلاف انکوائری نہ ہو رہی ہے۔

(د) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین کسی بھی جرائم یا منشیات فروشی میں ملوث نہ ہیں۔

(ہ) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین کسی بھی بھتہ خوری میں ملوث نہ ہیں۔

(و) تھانہ غالب مارکیٹ اور چوکی غالب مارکیٹ میں ملازمین کسی بھی غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث نہ ہیں۔

## رحیم یار خان: شہر میں ٹریفک سگنل کی تنصیب اور ای چالان کے منصوبوں کی شروعات سے متعلقہ تفصیلات

*3453: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) رحیم یار خان شہر کی کس کس روڈ پر کس کس مقام پر ٹریفک سگنل نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) رحیم یار خان شہر کی ٹریفک کنٹرول کرنے کے لئے محکمہ کی طرف سے شہر کی حدود میں کتنے ٹریفک اہلکار متعین ہیں؟

(ج) کیا حکومت رحیم یار خان میں ای چالان شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات اور اس میں حائل رکاوٹوں سے متعلق آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) رحیم یار خان میں درج ذیل 05 مقامات پر ٹریفک سگنل نصب کئے گئے ہیں۔

1۔ شاہی روڈ بمقام پل نہر کنارہ اڈہ خان پور۔

2۔ شاہی روڈ بمقام اڈہ خان پور۔

3- شاہی روڈ بمقام ڈی سی آفس چوک۔

4- شہباز پور روڈ بمقام نہر کنارہ لیور پل۔

5- شاہی روڈ بمقام سٹی پل۔

(ب) ضلع ہذا میں ٹریفک سٹاف کے کل 143 ملازمان تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے جو ہمہ وقت شہریوں کو ٹریفک کے حوالے سے درپیش مسائل کے حل اور عوام الناس کی خدمت کے لئے کوشاں ہیں۔ ضلع رحیم یار خان میں کل تعینات ٹریفک سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے۔

TWs=10 STWs=01 DTO=01

TAs=96 STAs=20 JTWs=15

رحیم یار خان شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

TWs=08 STWs=01 D=01

TAs=69 STAs=15 JTWs=13

صادق آباد شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

TAs=06 STAs=01 JTWs=01

خان پور شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

TAs=16 STA=03 JTW=01 TW=01

لیاقت پور شہر میں تعینات ٹریفک سٹاف

TA=05 STA=01 TW=01

(ج) ای چالان سسٹم کی تنصیب کے لئے کافی بجٹ کی ضرورت ہے۔ ای چالان سسٹم مختلف شہروں میں مرحلہ وار نصب کیا جارہا ہے۔ مستقبل میں رحیم یار خان میں بھی یہ سسٹم جاری کیا جائے گا۔ جس کے لئے فی الوقت کوئی حتمی میعاد مقرر نہ کی جاسکتی ہے۔

## قصور میں جنوری 2018 سے ستمبر 2019 تک عورتوں، بچوں سے زیادتی اور قتل کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*3461: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قصور میں یکم جنوری 2018 سے ستمبر 2019 تک بچیوں، بچوں اور عورتوں کے ساتھ زیادتی اوران کے قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) ان مقدمہ جات کے کتنے نامزد مجرموں میں اب تک کتنے کیفر کردار کو پہنچ چکے ہیں اور ناقص تفتیش کی بناپر رہاہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع قصور میں جنوری 2018 سے ستمبر 2019 تک زناء کے کل 130 مقدمات، بدفعلی کے 138 مقدمات جبکہ زنا/ بدفعلی معہ قتل کے 08 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب) ان مقدمات میں کل 298 ملزمان نامزد ہوئے۔ 272 ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے جن میں کئی ملزمان کو سزا ہو چکی ہے، جبکہ بقیہ مقدمات زیر سماعت عدالت ہیں۔ کوئی بھی ملزم ناقص تفتیش پر رہانہ ہوا ہے۔ ضلع پولیس اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام تر مقدمات میں ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کرتی ہے۔ اور خاص طور پر بچیوں اور عورتوں کے ساتھ زنا اور قتل جبکہ بچوں کیساتھ بدفعلی اور قتل کے مقدمات میں حتی الوسع کوشش کرتے ہوئے ملزمان کو بروقت گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا جارہا ہے۔

## رحیم یار خان: پولیس کے ضلعی دفاتر میں تعینات افسران واہلکاران کے نام، عہدہ جات اور عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*3478: **جناب ممتاز علی:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں پولیس کے ضلعی دفاتر میں تعینات افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ جات اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پولیس کے ضلعی دفاتر میں موجود اکثر افسران واہلکاران کے خلاف محکمانہ انکوائریز اور عدالتوں میں کیسز چل رہے ہیں؟

(ج) حکومت مذکورہ دفاتر میں اچھی شہرت اور ایماندارانہ ساکھ کے حامل افسران و اہلکاران کے تقرر میں کس قدر سنجیدہ ہے نیز اس کے لئے کیامعیار اور طریق کار طے کیا ہوا ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلعی دفتر پولیس میں تعینات کسی بھی پولیس ملازم کے خلاف نہ تو کوئی مقدمہ درج ہے اور نہ ہی کوئی انکوائری چل رہی ہے۔

(ج) دفاتر پولیس میں تعیناتی سے قبل پولیس ملازمین کے سابقہ ریکارڈ کا ملاحظہ کیا جاتا ہے اور اچھے محکمانہ ریکارڈ کے حامل ملازمین کو ہی دفاتر پولیس میں تعینات کیا جاتا ہے۔

## ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*3533: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

2013 سے ممنوعہ بور اسلحہ لائسنس پر پابندی ہے کیا یہ پابندی ختم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

ممنوعہ بور کے اسلحہ لائسنس صوبائی حکومت جاری نہیں کرتی یہ اتھارٹی وفاقی حکومت کے پاس ہے۔

## لاہور: بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات

*3628: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) شہر لاہور میں بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی و ہراسگی کے رپورٹڈ کیسز کی تعداد جنوری 2019 سے تاحال کتنی ہے؟

(ب) شہر لاہور میں خواتین کے ساتھ زیادتی اور قتل کے واقعات کے جنوری 2018 سے نومبر 2019 تک رپورٹڈ کیسز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کتنے کیسز کے مجرمان کے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے اور کتنے کیسز میں سزا ہوئی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) لاہور شہر میں بچوں اور بچیوں کے ساتھ زیادتی و ہراسگی کے رپورٹڈ کیسز کی تعداد 210 ہے۔

(ب) شہر لاہور میں خواتین کے ساتھ زیادتی اور قتل کے واقعات کے جنوری 2018 سے نومبر 2019 تک رپورٹڈ کیسز کی تعداد 1070 ہے۔

(ج) 8 کیسز میں صلح کی بنیاد پر ملزمان بری ہوئے۔ 99 مقدمات میں میرٹ پر اخراج رپورٹ مرتب کی گئی، 6 مقدمات عدم پتہ ہوئے، 10 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔ جبکہ بقیہ مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت میں بھجوائے گئے ہیں جو کہ عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

## لاہور: گوپے رائے ٹھوکر نیاز بیگ میں منشیات فروشوں کی موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

***3668: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ گوپے رائے نزد ٹھوکر نیاز بیگ لاہور میں منشیات آسانی سے میسر ہیں اس بابت متعلقہ ادارہ / پولیس کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

اس سلسلہ میں SHO چوہنگ سے تحریری رپورٹ حاصل کی گئی ہے مطابق رپورٹ تحریر ہے کہ سال 2019 میں تھانہ چوہنگ منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے 59 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں جبکہ سال 2020 کے ماہ جنوری میں 08 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ مزید منشیات فروشوں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری ہے۔

## صوبہ میں مرد و خواتین پولیس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3695: **محترمہ طحیا نون:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

صوبہ بھر میں پولیس فورس کی تعداد کتنی ہے اور پولیس فورس میں خواتین کی تعداد کتنے فیصد ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

مطلوبہ تفصیل حسب ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| 1 | پنجاب پولیس کی ٹوٹل منظور شدہ نفری | 188071 |
| 2 | پنجاب پولیس میں منظور شدہ باوردی نفری | 172583 |
| 3 | تعینات خواتین کی تعداد | 4254 |
| 4 | خواتین کی فیصد تعداد | 2.26فیصد |

## لاہور: تھانہ گوالمنڈی کی عمارت کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*3733: **محترمہ فرحت فاروق:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ گوالمنڈی کی عمارت 5 سال سے زیر تعمیر ہونے کی وجہ سے تھانہ موچی دروازہ میں شفٹ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے پولیس کا گوالمنڈی کے علاقہ میں گشت نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ گوالمنڈی کی حدود میں اس بناء پر کرائم خاص کر ڈکیتی، سٹریٹ کرائم اور drug آڈکشن کی وارداتوں میں اضافہ ہو گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس تھانہ کی عمارت جلد از جلد مکمل کرنے اور اس علاقہ میں بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:**

تھانہ گوالمنڈی کی عمارت 05 سال سے زیر تعمیر ہے اور تھانہ گوالمنڈی تھانہ موچی گیٹ میں شفٹ ہے جو کہ تھانہ ہٰذا کی حدود کے ساتھ ہی واقع ہے جس کی وجہ سے گشت وکار سرکار میں خاص دشواری نہ ہے۔

**برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس سٹی آپریشنز لاہور:**

جی ہاں، یہ درست ہے کہ تھانہ گوالمنڈی کی عمارت 05 سال سے زیر تعمیر ہے اور تھانہ گوالمنڈی تھانہ موچی گیٹ میں شفٹ ہے مگر تھانہ گوالمنڈی تھانہ موچی گیٹ کی حدود کے ساتھ ہی واقع ہے، جس کی وجہ سے گشت وکار سرکار میں کوئی خاص دشواری پیش نہ آرہی ہے۔

(ب) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:**

تھانہ گوالمنڈی میں انسداد کرائم کے لئے ہاٹ سپاٹ پر مؤثر پٹرولنگ پلان، پر عمل جاری ہے مزید سال رواں میں انسداد منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 25 مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کرنے ان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے اور مزید SHO و انچارج انوسٹی گیشن کو منشیات کے خلاف کارروائی کرنے کے بارے بریف کیا ہے۔

**برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس سٹی آپریشنز لاہور:**

جی نہیں، یہ درست نہ ہے۔ بلکہ تھانہ گوالمنڈی میں انسداد کرائم کے ہاٹ سپاٹ پر مؤثر پٹرولنگ پلان پر عمل جاری ہے۔ سال رواں میں انسداد منشیات کے لئے 25 مقدمات درج کر کے ملزمان کو گرفتار کر کے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔ آئندہ بھی انسداد منشیات کے لئے متعلقہ ایس ایچ او کو بریف کیا گیا ہے۔

(ج) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:**

تھانہ گوالمنڈی کی عمارت مکمل ہو چکی ہے جلد ہی تھانہ گوالمنڈی کی نئی تعمیر شدہ بلڈنگ میں شفٹ ہو جائے گا۔

**برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس سٹی آپریشنز لاہور:**

تھانہ گوالمنڈی کی نئی عمارت مکمل ہو چکی ہے جلد ہی تھانہ گوالمنڈی اپنی نئی تعمیر شدہ عمارت میں شفٹ ہو جائے گا۔

## کوٹ مومن اور ارد گرد دیہات میں منشیات فروشی سے متعلقہ تفصیلات

*3758: **محترمہ شمیم آفتاب:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوٹ مومن اور اس کے آس پاس کے دیہات میں منشیات کھلے عام فروخت ہو رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ نوجوان نسل کو تیزی سے منشیات جیسی لعنت کا عادی بنایا جا رہا ہے۔

(ج) کیا حکومت منشیات کے اڈے ختم کرنے اور اس میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) **ڈی ایس پی لیگل برائے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:**

درست نہ ہے۔ تھانہ کوٹ مومن میں منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی بڑی تیزی سے جاری ہے۔ تھانہ کوٹ مومن میں سال 2020 میں 23 مقدمات منشیات کے درج رجسٹر کر کے ملزمان کو جوڈیشل بھجوایا جا چکا ہے۔ مزید برآں منشیات کی فروخت کرنے والوں کے خلاف زیادہ سے زیادہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں منشیات فروخت کرنے والوں کی کڑی نگرانی جاری ہے۔

(ب) **ڈی ایس پی لیگل برائے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:**

درست نہ ہے۔ علاقہ تھانہ کوٹ مومن اور اس کے گردونواح میں سگریٹ پان وغیرہ کی دکانوں کی کڑی نگرانی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ سکول و کالجز میں طلباء و طالبات کو منشیات کے بارے میں آگاہی مہم چلائی گئی ہے تاکہ نوجوان نسل کو اس لعنت سے بچایا جا سکے۔

**AIG مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

نوجوان نسل کو منشیات جیسی لعنت کا عادی بنانے سے روکنے کے لئے محکمہ پولیس کے تمام یونٹس قانونی کارروائیاں عمل میں لا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ملوث ملزمان کے خلاف مقدمات کے اندراج، ملزمان کی گرفتاری کے علاوہ خصوصی آگہی مہم بشمول تعلیمی اداروں میں سیمینار اور سوشل میڈیا کے ذریعے مثبت نتائج حاصل کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔

(ج) **AIG مانیٹرنگ برائے انسپکٹر جنرل آف پولیس پنجاب لاہور:**

حکومت پنجاب کی ہدایت پر محکمہ پولیس منشیات کے اڈوں اور ان میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لارہا ہے۔ سال 2019 میں منشیات کے کل 48736 مقدمات درج کر کے ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کے قبضہ سے 807.36 کلو ہیروئن، 930.45 کلو افیون، 18813.61 کلو چرس اور 920278 لیٹر شراب برآمد ہوئی۔

ماہ جنوری و فروری سال 2020 میں منشیات کے کل 10350 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملوث ملزمان کو گرفتار کیا گیا جن کے قبضہ سے 187.98 کلو ہیروئن، 381.22 کلو افیون، 4665.66 کلو چرس اور 156448 لیٹر شراب برآمد ہوئی۔

## ضلع جھنگ اور گردونواح میں منشیات فروشی کے دھندہ کو روکنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*3765: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ اور اس کے گردونواح میں چرس، شراب، ہیروئن اور آئس نشہ کا مکروہ وگھناؤنا دھندہ سر عام ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مکروہ وگھناؤنے دھندے کو متعلقہ ادارے روکنے میں بری طرح ناکام ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں منشیات فروشوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع پولیس منشیات جیسے مکروہ وگھناؤنے دھندہ کے تدارک / خاتمہ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ ضلع ہٰذا میں سال 2020 میں اب تک منشیات کے 660 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ اور 11.913 کلو گرام ہیروئن، 317.623 کلو گرام چرس، 27.646 کلو گرام افیون، 2.230 کلو گرام بھنگ، 13 کلو گرام پوست، 10344 لیٹر شراب اور 28 چالو بھٹی شراب برآمد کی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہٰذا میں منشیات جیسے مکروہ دھندہ کرنے والوں کے خلاف آہنی ہاتھوں سے نمٹا جارہا ہے اور اس مکروہ دھندہ کا قلع قمع کیا جارہا ہے۔ ضلع ہٰذا میں سال 2020 میں منشیات کے 660 مقدمات درج کئے گئے ہیں اور 701 ملزمان کو گرفتار کر کے بند جیل کروایا گیا ہے۔

(ج) منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور سال 2020 میں اب تک 701 ملزمان کو گرفتار کر کے بند جیل کروایا گیا ہے۔ مزید برآں کڑی نگرانی جاری ہے۔ سر دست کوئی نیٹ ورک موجود نہ ہے۔

## سال 1990 میں بھرتی ہونے والے ASIs کی ترقیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3769: **سید حسن مرتضٰی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 1990 میں بھرتی ہونے والے A.S.I کو ابھی تک بطور انسپکٹر ترقی نہیں دی گئی جبکہ 1993 میں PPSC کے ذریعے بھرتی ہونے والے اے ایس آئیز کو بطور انسپکٹر ترقی مل چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس رولز باب 13 کے قاعدہ 14 کے تحت ASI کی ترقی بطور S.I تین سال بعد ہونی چاہئے اور S.I کی ترقی بطور انسپکٹر پانچ سال بعد ہونی چاہئے؟

(ج) کیا حکومت اس قاعدہ پر عمل کرتے ہوئے 1990 میں بھرتی ہونے والے ASI کو بھی ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب پولیس کے ASIs کی پرموشن سٹینڈنگ آرڈر 17/2010 میں وضع کردہ مطلوبہ معیار، متعلقہ ضلع/ ریجن نے بنائی گئی سینارٹی اور اگلے رینک میں سیٹوں کی موجودگی کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمانہ پروموشن بورڈ کی سفارشات کی روشنی میں دی جاتی ہے۔

(ب) پولیس رولز باب 13 کے تحت ASIs تین (03 ) سال اور SI پانچ (05) سال بعد ترقی کے لئے زیر غور آسکتے ہیں لیکن یہ مندرجہ بالا نکتہ جز( الف) میں بیان کردہ شرائط سے مشروط ہیں۔

(ج) پنجاب پولیس کے تمام ریجنل پولیس افسران ASIs کی ترقی درج بالا نکتہ جز (الف) میں بیان کی گئی شرائط کو مد نظر رکھتے ہوئے کر رہے ہیں۔

## صوبہ میں محکمہ پولیس کے ملازمین کو ٹائم سکیل پروموشن دینے سے متعلقہ تفصیلات

*3770: **سید حسن مرتضیٰ:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے مراسلہ مورخہ 26 جولائی 2019 کے تحت ایسے گورنمنٹ سرونٹس جن کو ایک ہی سکیل میں دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگیاہے اور بوجہ کمی ویکنسی ترقی نہ پاسکے ہیں انہیں ٹائم سکیل پروموشن بغرض تنخواہ/ پنشن دی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان احکامات پر تمام محکمہ جات میں عمل درآمد ہورہاہے اور آئی جی پنجاب پولیس کے کلیریکل سٹاف بھی اس سے مستفید ہورہے ہیں مگر ASI,SI اور انسپکٹر صاحبان کو یہ سہولت فراہم نہیں کی جارہی؟

(ج) کیا حکومت /پنجاب پولیس کے اعلیٰ انتظامی آفیسر ان ملازمین SI،ASI اور انسپکٹر کو بھی ٹائم سکیل پرموشن دینے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے مراسلہ مورخہ 20۔جولائی 2019 کے تحت ایسے گورنمنٹ ملازمین (سکیل 16 اور زائد) جن کو ایک ہی سکیل میں دس سال سے زیادہ کا عرصہ ہو گیاہے اور اگلے سکیل میں بوجہ کمی ویکنسی ترقی نہ پا

سکے ہیں انہیں ٹائم سکیل پر موشن بغرض تنخواہ / پینشن دی جائے مگر بعد ازاں توضیحی مراسلہ مورخہ 20 دسمبر 2019 میں ٹائم سکیل پر موشن کے الفاظ کو ٹائم سکیل پرسنل اپ گریڈیشن سے بدل دیا گیا اور یہ وضاحت کی گئی کہ صرف ان گورنمنٹ ملازمین کو ٹائم سکیل پرسنل اپ گریڈشن دی جائے گی جہاں اگلے سکیل میں دس فیصد یا اس سے کم ویکنسیاں ہوں۔

(ب) پنجاب پولیس کے کلریکل سٹاف میں صرف اسسٹنٹ ڈائریکٹر صاحبان کو ٹائم سکیل پرسنل اپ گریڈیشن دی گئی ہے، کیونکہ ان کی منظور شدہ پوسٹس 56 ہیں اور اگلے درجے میں ڈپٹی ڈائریکٹر کی صرف 01 منظور شدہ پوسٹ ہے اس کے علاوہ باقی کلیریکل سٹاف کو ٹائم پرسنل اپ گریڈیشن نہیں دی گئی ہے۔ SI،ASI اور انسپکٹر صاحبان کی منظور شدہ پوسٹس اور ان کی اگلے درجے میں ترقی کے تناسب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| نام پوسٹس | منظور شدہ پوسٹس | اگلے رینک میں منظور شدہ پوسٹس | فیصد |
|---|---|---|---|
| ASI | 13252 | (SI)8772 | 66.19 |
| SI | 8772 | (IP)3667 | 41.80 |
| IP | 3667 | (DSP)786 | 21.43 |

(ج) محکمہ خزانہ کی پالیسی کے مطابق جہاں پر 10 فی صد یا اس سے کم ویکنیساں ہوں ٹائم سکیل پر موشن دی جائے گی جبکہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر، سب انسپکٹر اور انسپکٹر کے اگلے عہدہ میں پر موشن کے لئے 10 فی صد سے زیادہ ویکنسیاں ہیں

## سیف سٹی پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3778: **محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں سیف سٹی پروگرام کے تحت کتنے کیمرے لگائے گئے ہیں جس مذکورہ پراجیکٹ کب شروع کیا گیا اور نومبر 2019 تک اس پر کتنے اخراجات آئے؟

(ب) مذکورہ پراجیکٹ میں سپیڈ کنٹرول کو کوریج کرنے والے کتنے کیمرے کہاں کہاں نصب ہیں کیا مذکورہ کیمرے رات کو بھی فنکشنل ہوتے ہیں؟

(ج) ان تمام کیمرہ جات سے اب تک جرائم کو کنٹرول کرنے کے لئے کتنا استفادہ کیا گیا ہے مذکورہ سیف سٹی پراجیکٹ پر کتنے اہلکاران / افسران کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ وار تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اس وقت لاہور سیف سٹی پراجیکٹ میں کتنے کیمرہ جات فنکشنل ہیں اور کتنے خراب ہیں تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) کیا حکومت سیف سٹی پراجیکٹ کو مزید فعال بنانے اور خراب شدہ کیمرہ جات کی درستی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تا حال لاہور شہر میں جدید طرز کے 7678 کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں۔ یہ منصوبہ 2015 میں پنجاب سیف سٹی اتھارٹی آرڈیننس کے تحت شروع کیا گیا اور 2019 تک اس پر تقریباً 17.720 ملین تک اخراجات آئے ہیں۔

(ب) مذکورہ پراجیکٹ میں سپیڈ کنٹرول کو کور یج کرنے والے 160 کیمرے لاہور کے داخلی اور خارجی راستوں اور تمام اہم شاہراہوں پر نصب ہیں یہ کیمرے رات کو بھی فنکشنل ہوتے ہیں

(ج) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے نصب شدہ جدید کیمروں کی مدد سے اب تک تقریباً اکیس ہزار مقدمات میں شہادت فراہم کی جا چکی ہے اس سے واضح طور پر جرائم کو کنٹرول کرنے میں مدد ملی ہے بقایا تفصیلات پنجاب پولیس سے لی جاسکتی ہیں۔ پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے اہلکاران / افسران کی تفصیلات پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی سروس ریگولیشن 2016 سے ان کے نام، عہدہ وار حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(د) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے زیر انتظام تا حال لاہور شہر میں 7678 جدید طرز کے کیمرہ جات نصب کئے گئے ہیں اور ان میں سے تقریباً 70 فیصد کیمرہ جات درست حالت میں کام کر رہے ہیں۔

(ہ) پنجاب سیف سٹی اتھارٹی کے متعلقہ فیلڈ افسران اور تشکیل شدہ ٹیمیں کسی بھی فنی اور تکنیکی وجوہات کے بنا پر خراب شدہ کیمرہ جات کی مرمت اور بحالی کا کام کرنے میں دن رات مصروف عمل رہتی ہیں۔ مزید امید ہے کہ موجودہ حکومت اس طرح کے جدید پراجیکٹس کی معاونت وسرپرستی کرتی رہے گی۔

## صوبہ میں پٹرولنگ پوسٹوں اوراس فورس کے لئے
## گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3816: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کل کتنی پٹرولنگ پوسٹیں ہیں تمام پٹرولنگ پوسٹوں پر گاڑیوں کی تعداد کیا ہے اور کون سے ماڈل اور کس حالت کی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جب سے پٹرولنگ پولیس فورس بنائی گئی ہے اس کے بعد آج تک کوئی نئی گاڑی خرید نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے مذکورہ فورس ناکارہ ہو کر رہ گئی ہے؟

(ج) جب سے مذکورہ فورس کا قیام عمل میں آیا ہے تو اس وقت کون کون سے کیڈر کے اہلکاران / افسران بھرتی کئے گئے تھے اوران کی پرموشن کا طریق کار کیا بنایا گیا تھا؟

(د) کیا حکومت مذکورہ فورس کے لئے نئی گاڑیاں خریدنے اور صوبہ کے تمام شہروں میں نئی پٹرولنگ پوسٹیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں کل 356 پٹرولنگ پوسٹس آپریشنل ہیں۔ اس وقت پٹرولنگ پولیس کے پاس کل گاڑیوں کی تعداد 500 ہے جن میں سے 376 گاڑیاں (356 ٹویوٹا پک اپ اور 20 ٹوہ ٹرک) پٹرولنگ پوسٹس پر جبکہ 107 گاڑیاں دفاتر اور ایڈمن ڈیوٹی کے لئے استعمال ہو رہی ہیں جبکہ بقیہ 17 گاڑیاں مکینیکل خرابی کے باعث آف روڈ ہیں۔ تمام گاڑیوں کے ماڈل حسب ذیل ہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| ماڈل، | 2004 | 221 |
| ماڈل، | 2007/08 | 233 |

| | | |
|---|---|---|
| ماڈل، | 2011 | 04(20ٹیوٹا پک اپ اور20 یوٹا ٹرک) |
| ماڈل، | 2015 | 06 |
| کل تعداد | | 500 |

گاڑیاں اپنی مقررہ مدت اور مائلج سے زائد چل چکی ہیں جس کی وجہ سے ان کی حالت خستہ ہو چکی ہے اس کے باوجود گاڑیوں کو قابل استعمال حالت میں رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ تمام گاڑیوں کے طے کردہ سفر کی تفصیل ذیل ہے۔

| گاڑیوں کی تعداد | طے کردہ فاصلہ |
|---|---|
| 220 | 10لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں |
| 129 | 08لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں |
| 70 | 05لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں |
| 50 | 04لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں |
| 31 | 03لاکھ کلومیٹر سے زیادہ فاصلہ طے کر چکی ہیں |

(ب) پٹرولنگ پولیس فورس کا قیام 2004 میں عمل میں آیا تھا۔ اس وقت تمام آپریشنل پوسٹوں کے لئے نئی گاڑیاں خرید کی گئیں اس کے بعد سال 08-2007 میں نئی آپریشنل ہونے والے پوسٹوں کے لئے گاڑیاں خرید کی گئیں۔ اس کے باوجود پٹرولنگ پولیس محدود دستیاب وسائل کے ساتھ سڑکوں پر جرائم کنٹرول کرنے اور عوام الناس کی مدد کرنے کے لئے بہترین خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

(ج) 2004 میں پنجاب ہائی وے پٹرول کے قیام کے بعد سے محکمہ میں کانسٹیبل اور ڈرائیور کانسٹیبل کے رینک میں بھرتی کی گئی جو کہ 2010،،2005،2004اور2017 میں ہوئی۔ محکمانہ ترقیوں کا عمل پولیس رولز و مروجہ قوانین کے تحت 2007 میں شروع ہوا جبکہ 2012 میں پنجاب ہائی وے پٹرول کے رولز منظور ہونے کے بعد محکمہ میں پروموشن کے طریق کار کو باضابطہ طور پر وضع کیا گیا پنجاب ہائی وے پٹرول کی بھرتی کردہ 500 کانسٹیبلان کو اب تک ASI کے عہدہ تک ترقی دی جا چکی ہے۔

(د) اس وقت آپریشنل پٹرولنگ پوسٹوں کی تعداد 356 ہے جبکہ منظور شدہ پوسٹوں کی تعداد 522 ہے مزید 97 پٹرولنگ پوسٹوں کی تعمیر کے لئے زمین پولیس ڈیپارٹمنٹ کے نام ہوچکی ہے جن کی تعمیر کے لئے تخمینہ لاگت سالانہ ترقیاتی پروگرام 21-2020 میں بحوالہ لیٹر نمبر B.Co/HQ/1831 مورخہ 29 جنوری 2020 ارسال کیا جاچکا ہے کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## سیالکوٹ: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں ملازمین اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3878: **محترمہ گلناز شہزادی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سیالکوٹ میں ملازمین اور موجود بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) اس بیورو کی جو عمارت زیر تعمیر ہے وہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سیالکوٹ میں 53 بچے رہائش پذیر ہیں اور ملازمین کی تفصیل ساتھ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو سیالکوٹ کی کوئی عمارت زیر تعمیر نہ ہے۔

## صوبہ میں سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4004: **محترمہ شعوانہ بشیر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات کا استعمال تیزی سے پھیل رہا ہے جس سے نوجوان نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے؟

(ب) حکومت اس کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت نے سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں منشیات فروشوں کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگرہاں تو کتنے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور سزا دی گئی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) منشیات فروشی کے تناظر میں سکول، کالج ہائے اور یونیورسٹیوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے ان تمام اداروں کی بطور خاص بذریعہ خفیہ پولیس نگرانی بھی کی جارہی ہے اور کسی قسم کی شکایت پر حسب ضابطہ قانونی کارروائی عمل لائی جاتی ہے۔ بیشتر مقامات پر سماج دشمن عناصر ( منشیات فروش) کی موجودگی کی خفیہ اطلاع یا نشاندہی پر فوری کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) منشیات جیسے عفریت پر قابو پانے کے لئے پولیس ٹھوس اقدامات کر رہی ہے منشیات فروشوں اور ایسے مقامات جہاں پر منشیات فروشی کا مکروہ دھندہ ہو رہا ہے کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے تمام فیلڈ یونٹس کو خصوصی ہدایات بھی جاری کی جاچکی ہیں کہ اس جرم پر قابوپانے کے لئے تمام وسائل بروئے کار لائیں۔

(ج) منشیات کے مقدمات میں پنجاب پولیس زیرو ٹالرینس(Zero Tolerance) کی پالیسی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے منشیات فروشوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لارہی ہے۔ سال 2019 اور 2020 میں منشیات فروشوں کے خلاف کل 122477 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 153906 افراد گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جن سے بھاری مقدار میں منشیات برآمد ہوئی۔ بذریعہ خفیہ نگرانی سرکاری کالجوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں ملوث 494 ملزمان کی نشاندہی ہوئی جن میں سے 419 کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ کل 369 مقدمات درج رجسٹر ہوئے جن میں 380 ملزمان گرفتار ہو کر چالان عدالت ہوئے جن کے قبضہ سے 10 کلو ہیروئن، 363 کلو چرس، 1772 گرام آئس جبکہ 2582 لٹر شراب قبضہ میں لی گئی۔

## ضلع گوجرانوالہ: تھانہ کوٹ لدھا میں درج مقدمہ نمبر 14/329 میں ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*4019: **جناب عبدالروف مغل:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تھانہ کوٹ لدھا ضلع گوجرانوالہ میں مقدمہ نمبر 14/329 کب درج ہوا تھا؟

(ب) اس میں نامزد ملزمان کے نام و پتاجات بتائیں؟

(ج) کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مفرور یا اشتہاری ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس مقدمہ کا مین ملزم جس کے پاس کلاشنکوف تھی گرفتار نہیں ہوا ہے جبکہ یہ ملزم اسی علاقہ میں آزاد گھوم پھر رہا ہے اور مدعی مقدمہ کو دھمکیاں دے رہا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس مقدمہ کے تمام ملزمان گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مقدمہ نمبر 14/329 بجرم 34/302 ت پ تھانہ کوٹ لدھا مورخہ 13.11.2014 کو درج رجسٹر ہوا۔

(ب) **نامزد ملزمان:**

i۔ محمد شہباز عرف سائیں ولد میاں خاں قوم سیکھو ساکن نوکھر (PO)

ii۔ عاطف عرف عاطو ولد محمد شفیع قوم سیکھو ساکن نوکھر (گرفتار حوالات جوڈیشل)

iii۔ بشارت عرف گوگا ولد محمد اعظم قوم سیکھو ساکن نوکھر ڈیرہ مراد (گرفتار جوڈیشل)

(ج) عاطف عرف عاطو ولد محمد شفیع قوم سیکھو ساکن نوکھر (سزا عمر قید) iiبشارت عرف گوگا ولد محمد اعظم قوم سیکھو ساکن نوکھر ڈیرہ مراد (سزا عمر قید) جبکہ محمد شہباز عرف سائیں ولد میاں خاں قوم سیکھو ساکن نوکھر تاحال PO ہے۔

(د) محمد شہباز عرف سائیں ولد میاں خاں قوم سیکھو ساکن نوکھر تا حال PO ہے، ترک سکونت کر چکا ہے روپوش ہے۔

(ہ) مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں جس کی گرفتاری کے لئے ریڈ کئے جارہے ہیں۔ مجرم اشتہاری کی ٹریول ہسٹری اور فیملی ہسٹری حاصل کرنے کا تحرک کیا جاچکا ہے۔ انشاءاللہ جلد از جلد مجرم اشتہاری کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے گا اور مقدمہ ہٰذا کو اصل حقائق پر یکسو کیا جائے گا۔

## چونیاں میں بچوں سے زیادتی اور قتل کی تحقیقات میں 34 کروڑ روپے خرچ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*4078: **ملک محمد احمد خان:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چونیاں میں بچوں سے زیادتی اور قتل کرنے کے چار واقعات کی تحقیقات پر پولیس نے 34 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں؟

(ب) یہ رقم کن کن کاموں، مدوں اور ٹیسٹوں پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) اس شہر اور اس کے گردونواح کے کتنے افراد کے کون کون سے ٹیسٹ کروائے گئے؟

(د) کتنی رقم ڈی این اے ٹیسٹ پر خرچ ہوئی اور یہ رقم کس طرح کس کو ادا کی گئی کتنے افراد کا DNA ٹیسٹ کیا گیا؟

(ہ) یہ رقم کس کس آفیسر کی اجازت سے خرچ کی گئی اور کہاں کہاں سے حاصل ہوئی تھی کیا اس خرچ میں کلیریکل سٹاف سے بھی مدد حاصل کی گئی تو ان کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

یہ غلط ہے کہ پولیس نے چونیاں میں بچوں سے زیادتی اور قتل کرنے کے 04 واقعات کی تحقیقات پر 34 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں جبکہ ان 04 واقعات کی تحقیقات کی مد میں کل رقم 35 لاکھ 65 ہزار اور 57 روپے خرچ کی ہے۔ چونیاں میں بچوں سے زیادتی کے 04 واقعات ہوئے جن میں 4 مقدمات نمبری 222/19 مورخہ 10.06.2019 بجرم 363/367/377/302/201 ت پ ATA /7 تھانہ سٹی چونیاں، 317/19 مورخہ 15.08.2019 بجرم 363/367/377/302/201 ت پ

تھانہ سٹی چونیاں، 328/19 مورخہ 18.08.2019 بجرم 363/367/377/302/201ت پ ATA /7 تھانہ سٹی چونیاں، 369/19 مورخہ 16.09.2019 بجرم 363/367/377/302/201ت پ ATA /7 تھانہ سٹی چونیاں درج ہوئے اس کے بعد پولیس نے اپنا کیمپ DSP چونیاں کے دفتر لگایا اور DSP چونیاں کا دفتر کیمپ آفس ڈکلیئر ہوا اور کار سرکار کے سلسلہ میں جو پولیس اور مختلف ایجنسیوں نے اتنے دن شب روز کام کیا جو کہ اس کارروائی کے دوران فیول کی مد میں رقم مبلغ -/1965057 روپے سٹیشنری اور دیگر اخراجات کی مد میں رقم مبلغ -/1600000 کے استعمال کا بوجھ برداشت کرنا پڑا۔

(ب) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

(ج) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

PFSA کی ٹیم نے DSP چونیاں کے آفس میں اپنا کیمپ لگایا اور کل 1534 افراد کے DNA حاصل کیے۔

ڈائریکٹر (ایڈمن اینڈ فنانس) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور۔

چونیاں میں چار بچوں سے جنسی زیادتی اور قتل کے الزام میں پولیس نے سولہ سو اُنچاس ( 1649 ) افراد کو شامل تفتیش کرتے ہوئے DNA ٹیسٹ کی درخواست کی۔ ان افراد کا DNA ٹیسٹ بذریعہ شارٹ ٹینڈم ریپیٹ (STR ) پروفائلنگ سے کیا گیا۔ جس میں پی سی آر اور کیپلری الیکٹروفوریسز ( Capillary Electrophoresis ) کی ٹیکنالوجی استعمال کی۔ مزید یہ کہ ریفرنس سیمپلز کے علاوہ مقتول بچوں کی ہڈیوں اور کپڑوں وغیرہ سے DNA پروفائل بنا کر ان کے والدین سے ڈی این اے Match بھی کیا گیا، لہٰذا اس طرح کل 1800 نمونوں کا DNA کیا گیا تھا۔

(د) DNA ٹیسٹوں پر جتنی بھی رقم خرچ ہوئی اس کے بارے میں PFSA لیبارٹری ہی بہتر بتا سکتی ہے ان 1734 افراد کے DNA ٹیسٹوں پر کتنا خرچہ آیا ہے اور محکمہ پولیس نے DNA کے ٹیسٹوں کی مد میں PFSA لیبارٹری کو کوئی رقم نہ دی ہے

**ڈائریکٹر (ایڈمن اینڈ فنانس) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور:**

DNA ٹیسٹ پر ریجنٹس اور کیمیکلز کی مد میں مبلغ 100 ملین روپے کے اخراجات ہوئے۔ ان اخراجات کی منظوری صوبائی کابینہ کی سب کمیٹی برائے امن وامان نے 18 اکتوبر 2019 کو منعقدہ اجلاس میں دی، جس کی سربراہی صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور کی تھی۔ چونیاں میں قتل اور دہشت گردی کے ان چار مقدمات میں کل اٹھارہ سو (1800) نمونوں کا DNA ٹیسٹ کیا گیا۔

(ہ) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

تفصیلی جواب اوپر دیا جا چکا ہے۔

**ڈائریکٹر (ایڈمن اینڈ فنانس) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی، لاہور:**

100 ملین کی رقم حکومت پنجاب کے فنانس ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی منظوری سے ڈائریکٹر جنرل پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹ SDA237 میں منتقل ہوئی۔ اس رقم سے محض DNA ٹیسٹ میں استعمال ہونے والے کیمیکلز / Kits پیپر ارولز کے مطابق درآمد کئے گئے۔ اس رقم سے کسی کلیریکل سٹاف یا آفیسر کو کوئی ادائیگی نہیں کی گئی۔

## فیصل آباد میں پتنگ بازی کی کھلم کھلا خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*4197: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پتنگ بازی کی ممانعت ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد میں مورخہ 10 جنوری 2020 بروز جمعہ پتنگ بازی کھلم کھلا ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ انتظامیہ نے پابندی کے ہوتے ہوئے کسی قسم کے کوئی اقدامات نہ اٹھائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کوئی مقدمہ درج ہوا اور نہ ہی گرفتاری عمل میں آئی اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں۔

(ب) فیصل آباد میں پتنگ بازی پر سختی سے ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف وسیع پیمانے پر کریک ڈاؤن کیا گیا جس کے تحت پتنگ بازی کرنے والوں کے خلاف سال 2020 میں اب تک کل 1978 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

(ج) پتنگ بازی کرنے والوں کے خلاف ضلعی پولیس نے سال 2020 میں کل 1978 مقدمات درج کئے جن میں 1986 ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کرکے جوڈیشل بھجوایا جاچکاہے جن کے قبضہ سے 695138 پتنگ اور 62812 چرخیاں برآمد کی گئیں۔

(د) ضلع فیصل آباد میں پتنگ بازی کرنے والوں کے خلاف وسیع پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے سال 2020 میں کل 1978 مقدمات درج کئے جن میں 1986 ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کرکے جوڈیشل بھجوایا جاچکا ہے جن کے قبضہ سے 695138 پتنگ اور 62812 چرخیاں برآمد کی گئیں۔

## جہلم: سکولزاور کالجز کے طلبہ SMK کا پیپرز بطور منشیات استعمال کرنے سے متعلقہ تفصیلات

***4258: محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ ضلع جہلم میں SMK PAPERS کی فروخت سرعام جاری ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا ضلع کے سکولوں اور کالجوں کے طلباء PAPERS SMK کو منشیات کے لئے استعمال کررہے ہیں اگرہاں تو حکومت نے اس کے تدارک کے لئے کیااقدامات اٹھائے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) SMK PAPERS کی خرید و فروخت میں ملوث افراد کے خلاف اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات بیان کی جائیں؟

(د) اس گھناؤنے کاروبار کی روک تھام کے لئے حکومت اور متعلقہ اداروں کی طرف سے کیا لائحہ عمل اختیار کیا گیاہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہٰذا میں SMK پیپر کوئی خرید و فروخت نہ ہو رہی ہے تاہم اس بابت کوئی شکایت موصول نہ ہو رہی ہے۔

(ب) ضلع ہٰذا کے سکولوں اور کالجوں کی طرف سے کسی بھی طالب علم کے خلاف SMK PAPERS کے استعمال کے متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔ نیز SHO ضلع ہٰذا کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے وہ اپنے علاقہ تھانہ میں موجود سکولوں اور کالج کی انتظامیہ کے ساتھ باہمی روابطہ رکھیں اور شکایت موصول ہونے پر بمطابق ضابطہ کارروائی عمل میں لائیں۔

(ج) ضلع ہٰذا میں SMK PAPERS کی خرید و فروخت کی بابت کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے تاہم کڑی نگرانی جاری ہے

(د) ضلع ہٰذا میں تھانہ جات کی سطح پر سپیشل سکواڈ تشکیل دیئے گئے ہیں جن کو یہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقہ تھانہ کی کڑی نگرانی رکھے اور اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث ملزمان کے خلاف بمطابق ضابطہ کارروائی عمل میں لائیں۔

## سال 2019 میں اشتہاری اور عدالتی مفروروں کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

*4366: **محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

2019 میں کتنے اشتہاری اور عدالتی مفرور گرفتار کئے گئے ان کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

سال 2019 میں گرفتار شدہ اشتہاری اور عدالتی مفروران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| گرفتار شدہ اشتہاری | = | 86965 |
| گرفتار شدہ عدالتی مفرور | = | 36131 |

## لاہور: حضرت داتا گنج بخش کے دربار کے مین گیٹ کی دکانوں پر نشہ آور ٹیکوں کی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

*4436: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ داتا دربار ہسپتال لاہور کے مین گیٹ کے ساتھ کباڑیوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں ان دکانوں پر نشہ آور اشیاء خاص کر نشہ آور ٹیکے فروخت کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک دکاندار یہ نشہ آور ٹیکے سرعام نشئیوں کو لگاتا ہے پولیس کو اس کے خلاف اہلیان علاقہ نے درخواستیں دی ہیں مگر ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی؟

(ج) کیا حکومت ایسے تمام افراد جو کہ اس علاقہ میں یہ کاروبار کر رہے ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:**

مطابق رپورٹ SDPO داتا دربار ہسپتال لاہور کے مین گیٹ کے ساتھ کباڑیوں کی دکانات بنی ہیں کو چیک کیا گیا ہے اور میڈیکل سٹور کو محکمہ ہیلتھ کی ٹیم کے ساتھ چیک کیا گیا ہے کوئی بھی نشہ آور مواد برآمد نہ ہوا ہے۔

نائب ناظم اعلیٰ آپریشنز لاہور:

جی ہاں، یہ درست ہے کہ داتا دربار ہسپتال لاہور کے مین گیٹ کے ساتھ کباڑیوں کی دکانیں ہیں مگر ان دکانوں کو چیک کیا گیا ہے اور میڈیکل سٹور کو محکمہ ہیلتھ کی ٹیم کے ساتھ چیک کیا گیا ہے۔ دوران چیکنگ کوئی بھی نشہ آور مواد برآمد نہ ہوا ہے۔

(ب) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:**

ایک دکاندار کا سرعام نشئیوں کو ٹیکے لگانے والی بات حقیقت پر مبنی نہ ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی اطلاع ہے۔

نائب ناظم اعلیٰ آپریشنز لاہور:

جی نہیں، ایک دکاندار کے سرعام نشئیوں کو ٹیکے لگانے والی بات حقیقت پر مبنی نہ ہے اور نہ ہی اس بارے میں کوئی اطلاع ہے۔

(ج) **سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی لاہور:**

داتا دربار کے گردونواح میں مکمل چیکنگ کی گئی ہے نشہ آور ٹیکے فروخت نہ ہو رہے ہیں مزید علاقہ تھانہ داتا دربار میں انسداد منشیات کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سال رواں میں 53 مقدمات درج رجسٹر کرکے ملزمان کو گرفتار حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

**نائب ناظم اعلیٰ آپریشنز لاہور:**

داتا دربار ہسپتال کے گرد نواح میں مکمل چیکنگ کی گئی ہے کوئی نشہ آور ٹیکے فروخت نہ ہو رہے ہیں مزید علاقہ تھانہ داتا دربار میں انسداد منشیات کے لئے کارروائی کرتے ہوئے سال رواں 53 مقدمات درج کرکے ملزمان کو گرفتار کرکے حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے۔ مزید کڑی نگرانی جاری ہے۔

## غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

## پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس یکم جنوری تا 15 جنوری 2019 سے مفرور، اشتہاری اور عدالتی مفروروں کو گرفتار کرنے سے متعلقہ تفصیلات

**613: جناب محمد ارشد چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ہائی وے پٹرولنگ پولیس نے یکم جنوری 2019 تا 15 مارچ 2019 تک صوبہ بھر میں کتنے اشتہاری اور عدالتی مفرور گرفتار کئے اور اب تک گرفتار کئے گئے اشتہاریوں اور عدالتی مفروروں کے مقدمات کا کیا Status ہے نیز ان میں سے کس کس کو کس کس مقدمہ میں کیا کیا سزائیں ہوئیں، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں جرائم کی سرکوبی کے لئے جدید ٹیکنالوجی اور اصلاحات بروئے کار لائے جانے کے باوجود حکومت قتل، اقدام قتل۔ اغوا، اغوا برائے تاوان، چوری، ڈکیتی، راہزنی، سٹریٹ کرائمز اور دیگر سنگین نوعیت کے جرائم میں نامزد ملزمان کو

تاحال گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دیئے جانے میں ناکام ہے جس کی وجہ سے صوبہ میں خوف وہراس پایا جارہاہے اس بابت حکومت کیااقدامات اٹھارہی ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف،ب)

| ریجن | اشتہاری مجرمان کیٹیگری A | اشتہاری مجرمان کیٹیگری B | عدالتی مفروران A | عدالتی مفروران B | دیگر مجرمان |
|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | 0 | 0 | 0 | 0 | 288 |
| گوجرانوالہ | 11 | 30 | 0 | 01 | 859 |
| فیصل آباد | 02 | 10 | 0 | 04 | 0 |
| سرگودھا | 01 | 04 | 0 | 02 | 522 |
| ملتان | 0 | 0 | 0 | 0 | 1410 |
| راولپنڈی | 0 | 01 | 0 | 01 | 0 |
| بہاولپور | 14 | 171 | 0 | 0 | 0 |
| ڈیرہ غازی خان | 0 | 0 | 0 | 0 | 415 |
| ٹوٹل | 28 | 216 | 0 | 08 | 3494 |

## چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے تحت گھروں سے بھاگے یاگمشدہ بچوں کووالدین کے سپرد کرنے سے متعلقہ تفصیلات

**628: محترمہ مسرت جمشید:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو گمشدہ یاگھروں سے بھاگے بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کیاجاتاہے؟

(ب) مذکورہ بیورو میں کس قسم کے بچوں کو تحفظ دیاجاتاہے نیز کتنی عمر تک کے بچوں کو وہاں پر رکھاجاتاہے اور کتنی عمر تک بچے ادارے کے پاس رہ سکتے ہیں؟

(ج) جنسی تشدد کے کتنے بچے بیورو کے پاس ہیں؟

(د) کیاچائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی عدالتیں بھی موجود ہیں اگر ہاں تو کتنی اور ان میں اب تک کتنے کیس رجسٹر ہوئے ہیں اور ان میں سے کتنے کیسوں کا فیصلہ ہواہے، تفصیل سے آگاہ کیاجائے؟

(ہ) مذکورہ ادارے کے قیام سے اب تک کتنے بچوں کو ان کے والدین کے سپرد کیا گیا ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مختلف ذرائع سے حفاظت میں لئے گئے گمشدہ اور گھروں سے بھاگے بچوں کو بذریعہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹ والدین یالواحقین کے حوالے کیا جاتا ہے مزید برآں جن گمشدہ اور گھروں سے بھاگے بچوں کے والدین یالواحقین نہیں ملتے ان کو چائلڈ پروٹیکشن انسٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ وہ معاشرے کے کارآمد شہری بن سکیں۔

(ب) Neglected Children Act. 2004 & The Punjab Destutute کی دفعہ K-3 (تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی) کے تحت بے سہارا اور عدم توجہی کے شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے۔ ایک دن سے لے کر پندرہ سال کے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے مزید برآں جن بچوں کے لواحقین یا والدین نہیں ہوتے ان کو اٹھارہ سال تک چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ معاشرے کا کار آمد شہری بنایا جاسکے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے پاس اس وقت جنسی تشدد کے چار بچے موجود ہیں جو مختلف شہروں سے تعلق رکھتے ہیں۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔ لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں جبکہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ایڈیشنل سیشن جج (ASJ-I) کے پاس بطور پریذائیڈنگ آفیسر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے اختیارات ہیں (تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)۔ بتاریخ 30 جون 2021 تک چائلڈ پروٹیکشن کورٹس میں 68293 کیسز رجسٹرڈ ہوئے جن میں سے 67272 کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

(ہ) ادارے کے قیام سے لے کر بتاریخ 30 جون 2021 تک 68293 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا اور متعلقہ چائلڈ پروٹیکشن کورٹس پنجاب کی ہدایت پر 67272 بچوں کو

ان کے لواحقین یا والدین کے سپرد کیا گیا۔ ان بچوں میں گھر سے بھاگے ہوئے، بھکاری، تشدد، نشے کا شکار، لاوارث بچے شامل ہیں۔ ان میں سندھ کے 51 بچے، خیبر پختونخواہ کے 189 بچے، بلوچستان کے 6 بچے، اسلام آباد کے 25 بچے، آزاد کشمیر کے 09 بچے اور افغانستان کے 15 بچے بھی شامل ہیں۔

## لاہور: پولیس اسٹیشنز میں سب انسپکٹر کو بطور انچارج تعینات کرنے سے متعلقہ تفصیلات

**687: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور پولیس اسٹیشنز میں کسی سب انسپکٹر کو تھانے کا انچارج نہیں لگایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے علاوہ باقی شہروں میں سب انسپکٹر پولیس اسٹیشن پر بطور انچارج تعینات ہیں؟

(ج) لاہور میں سب انسپکٹر کو انچارج تعینات نہ کرنے کی وجہ کیا ہے کیا حکومت باقی اضلاع کی طرح لاہور میں بھی سب انسپکٹرز کو پولیس سٹیشن کا انچارج تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ڈویژن ہٰذا کے تھانہ اچھرہ میں سب انسپکٹر بطور انچارج تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) لاہور کے کافی تھانہ جات میں سب انسپکٹر کو بطور انچارج تعینات کیا جا چکا ہے۔

## صوبہ پنجاب میں سکیورٹی اداروں کی تعداد اور سالانہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

**717: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر میں اس وقت کتنے سکیورٹی ادارے اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور سالانہ ان اداروں پر کتنا بجٹ خرچ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا ان اداروں کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ جاری ہوتی ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر سال سکیورٹی اداروں کے بجٹ میں اضافہ کرتی ہے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) صوبہ میں اس وقت دیگر اداروں کے ساتھ ساتھ پنجاب پولیس قانون کے نفاذ اور امن وامان کے لئے اپنے فرائض سر انجام دے رہی ہے۔ اور پنجاب پولیس کا سالانہ بجٹ مالی سال 20-2019 کے لئے 115 بلین روپے ہے جس میں سے 84 فیصد صرف تنخواہوں کی مد میں ہے۔

(ب) ---------

(ج) فنانس ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ ہے۔

## نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں گزشتہ چار برس میں رجسٹرڈ کیسز سے متعلقہ تفصیلات

**723: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت لاہور ڈویژن میں گزشتہ چار برس میں اب تک کتنے کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں؟

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت کتنے ملزمان کے خلاف لاہور ڈویژن میں کارروائی عمل میں لائی گئی اور کتنے ملزمان کو سزائیں دی گئیں تفصیلات فراہم فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن کینٹ ڈویژن لاہور

| سال | ساؤنڈ سسٹم | حساس مقامات | کرائے داران | وال چاکنگ | اسلحہ | کل مقدمات | کتنے افراد کو سزا ہوئی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 2016 | 91 | 46 | 642 | - | 907 | 1686 | 1439 |
| 2017 | 92 | 07 | 559 | - | 1141 | 1799 | 1537 |
| 2018 | 143 | - | 447 | 02 | 1215 | 1807 | 1622 |
| 2019 | 114 | - | 297 | - | 681 | 1092 | 893 |
| میزان | 440 | 53 | 1945 | 02 | 3944 | 6384 | 12328 |

**سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور:**

(الف) بروئے رپورٹ SDPOs اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور، ڈویژن ہٰذا میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت 4913 مقدمات درج کئے گئے۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت 6502 ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی 65 ملزمان کو سزائیں ہوئیں۔

**سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن صدر ڈویژن لاہور:**

| پنجاب ساؤنڈ سسٹم | کرایہ داری ایکٹ | پنجاب سکیورٹی ونرایبل | اسلحہ | وال چاکنگ |
|---|---|---|---|---|
| 516 مقدمات درج | 2841 مقدمات درج | 233 مقدمات درج | 4449 مقدمات درج | 25 مقدمات درج |
| 690 ملزمان گرفتار | 5546 ملزمان گرفتار | 245 ملزمان گرفتار | 4443 ملزمان گرفتار | 14 ملزمان گرفتار |

**سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سول لائن ڈویژن لاہور:**

(الف) ڈویژن ہٰذا میں مورخہ 09.01.2015 تا 20.08.2019 تک نیشنل ایکشن پلان کے تحت 3560 مقدمات درج رجسٹر کئے گئے ہیں ہیڈ وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت درج شدہ کل 3560 مقدمات میں 5272 ملزمان گرفتار کئے گئے ان درج شدہ مقدمات میں اب تک 78 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

**سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور:**

برائے رپورٹ SDPOs ماڈل ٹاؤن ڈویژن نیشنل ایکشن پلان کے تحت گزشتہ چار برس میں رجسٹرڈ کیسز سے متعلق تفصیلات کی بابت پڑتال ریکارڈ کرنے پر ڈویژن ہٰذا میں گزشتہ چار سال کے دوران نیشنل ایکشن پلان کے تحت 5292 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں اور 6545 ملزمان گرفتار ہوئے۔

**سپرنٹنڈنٹ آف پولیس انویسٹی گیشن سٹی ڈویژن لاہور:**

(الف) نیشنل ایکشن پلان کے تحت سال 2015 تا 20.08.2019 تک ساؤنڈ سسٹم کے 541، کرایہ داری کے 7677 پنجاب سکیورٹی آف ولنرایبل کے 14، اسلحہ کے 5599 اور وال چاکنگ کے 14 مقدمات درج رجسٹر کر کے ملزمان کو حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا ہے مزید کارروائی جاری ہے۔

(ب) نیشنل ایکشن پلان کے تحت ہونے والے 566 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ مزید تمام SDPOs صاحبان کو نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عملدر آمد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

## ضلع نارووال یکم اگست 2018 سے جون 2019 میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتوں اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

**755: جناب منان خان:** کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم اگست 2018 سے 15 جون 2019 ضلع نارووال میں چوری اور ڈکیتی کی کتنی واردات ہوئی ہیں کس کس تھانہ میں FIR درج ہوئی ہیں ان کی FIR نمبر مع تھانہ جات بتائیں؟

(ب) کتنی وارداتوں کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور ان سے کیا کیا بر آمدگی کی گئی ہے؟

(ج) کتنے ملزمان گرفتار نہیں ہوئے اور کتنے ملزمان مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام اور پتہ جات بتائیں؟

(د) مفرور ملزمان کب تک گرفتار ہو جائیں گے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع ہٰذا میں یکم اگست 2018 سے 15 جون 2019 تک کل چوری اور ڈکیتی کے 312 مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔ تفصیل FIR نمبر معہ تھانہ جات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ہٰذا میں کل 394 ملزمان گرفتار ہوئے اور ان سے رقم مبلغ 1054521 روپے بر آمد ہوئے۔

(ج) ضلع ہٰذا کے کل 12 ملزمان گرفتار نہ ہوئے ہیں اور مفرور ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ملزمان کی جلد از جلد گرفتاری کا تحرک کیا جا رہا ہے۔

## صوبہ میں انسداد دہشت گردی کی کورٹس میں مزید بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

**834: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور:** کیاوزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا حکومت محکمہ داخلہ کے تحت اینٹی ٹیررازم کورٹ میں مزید بھرتیاں کرنے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو یہ بھرتیاں کب تک کی جائیں گی اور ان سے خزانہ پر کتنا بوجھ پڑے گا؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

کل دس انسداد دہشت گردی عدالتیں پنجاب کے تمام ڈویژن میں کام کر رہی ہیں اس سے قبل چھ انسداد دہشت گردی کی عدالتیں ختم کر دی گئی ہیں۔ تاریخ 18.09.2020 اور انکے جملہ جن کی تعداد 56 ہے کو GAD&S کے سرپلس پول میں رکھا گیا ہے۔ اس محکمے کے حکم کے مطابق مورخہ 06.01.2021 ساتھ ہی دو انسداد دہشت گردی کی عدالتیں ختم کر دی گئی ہیں اور ان کے عملے کو بھی GAD&S کے سرپلس پول میں شامل کروانے کے لئے سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کرنے کے لئے مجاز اتھارٹی کو بھیج دی گئی ہے۔

مندرجہ بالا کی روشنی میں سرپلس پول کے عملہ کے ہوتے ہوئے انسداد دہشت گردی کی نئی بھرتی کا حکومت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

## صوبہ پنجاب کے تھانوں میں خواتین ڈیسک کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

**838: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ بھر کے کتنے تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) تھانوں میں قائم ہونے والے خواتین ڈیسک میں کتنی خواتین اہلکار تعینات کی جاتی ہیں؟

(ج) کیا صوبہ بھر کے تمام پولیس اسٹیشن میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

ضلع ہذا کے 20 تھانوں میں خواتین کی مدد لئے ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

**ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ:**

ضلع گوجرانوالہ میں تمام تھانہ میں خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

**ضلع سیالکوٹ:**

ضلع سیالکوٹ کے تھانہ جات میں خواتین کی مدد کے لئے لیڈیز پولیس اہلکار بطور نائب محرر تعینات کی گئی ہیں

**ضلع گجرات:**

ضلع گجرات کے تمام 23 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

**ضلع نارووال:**

ضلع نارووال کے 04 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک قائم کئے ہیں جن میں 04 خواتین اہلکار تعینات کی گئی ہیں۔

**ضلع منڈی بہاؤالدین:**

ضلع منڈی بہاؤالدین کے تمام تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

**ضلع حافظ آباد:**

ضلع حافظ آباد میں کل 10 تھانہ جات ہیں جن میں 05 تھانہ جات میں خواتین کے لئے ہیلپ ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

**سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین کی معاونت کے لئے لیڈیز پولیس تعینات ہیں جہاں پر درخواست دہندہ خواتین کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

**ضلع اٹک:**

ضلع ہٰذا میں کل 14 تھانہ جات ہیں جن میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

**ضلع جہلم:**

ضلع ہٰذا میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

**ضلع چکوال:**

ضلع ہٰذا میں کل 11 تھانہ جات موجود ہیں جن میں خواتین کی مدد کے لئے ڈیسک قائم ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:**

ضلع ہٰذا کے جملہ 27 تھانہ جات میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

**سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:**

ضلع ہٰذا میں کل 42 تھانہ جات ہیں تمام تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:**

ضلع ہٰذا میں کل 11 تھانے ہیں۔ تمام تھانوں میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جھنگ:**

ضلع ہٰذا میں کل 14 تھانہ جات ہیں۔ جملہ تھانہ جات ضلع ہٰذا میں وومن ہیلپ ڈیسک قائم ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چنیوٹ:**

ضلع ہٰذا کے ہر تھانہ میں خواتین کی مدد کے لئے ہیلپ ڈیسک قائم کیا گیا ہے۔

**ریجن پولیس آفیسر ملتان:**

ملتان ریجن کے کل 79 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک بنائے گئے ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:**

ضلع ہٰذا میں 17 تھانہ جات ہیں اور ہر ایک تھانہ میں خواتین کی مدد کے لئے خواتین ڈیسک قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

ضلع ہٰذا میں 20 تھانوں میں قائم ہونے والے خواتین ڈیسک میں 27 لیڈی پولیس تعینات ہیں

**ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ:**

ضلع گوجرانوالہ میں 30 تھانہ جات میں کل 9 لیڈی سب انسپکٹر، 4 لیڈی اسسٹنٹ سب انسپکٹر اور 52 لیڈی کانسٹیبل تعینات ہیں۔

**ضلع سیالکوٹ:**

ضلع سیالکوٹ میں خواتین کی مدد کے لئے صدر دفتر اور DSO/SDOP دفاتر میں خواتین ڈیسک قائم ہیں۔ جبکہ تھانہ جات میں لیڈیز پولیس بطور نائب محرر تعینات کی گئی ہیں۔

**ضلع گجرات:**

ضلع گجرات میں خواتین ڈیسک میں 23 خواتین اہلکار تعینات ہیں۔

**ضلع نارووال:**

ضلع نارووال کے 04 تھانہ جات میں خواتین ڈیسک پر 04 خواتین اہلکار تعینات کی گئی ہیں۔

**ضلع منڈی بہاؤالدین:**

ضلع منڈی بہاؤالدین کے ہر تھانہ میں خواتین ڈیسک پر خواتین کی مدد کے لئے خواتین اہلکار تعینات کی گئیں ہیں۔

**ضلع حافظ آباد:**

ضلع حافظ آباد کے ہر تھانہ میں خواتین اہلکار تعینات ہیں۔

**سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین ڈیسک میں 01 لیڈی کانسٹیبل تعینات کی گئی ہے علاوہ ازیں حسب ضرورت پولیس اسٹیشن وومن راولپنڈی سے بھی لیڈیز سٹاف 24 گھنٹے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

**ضلع اٹک:**

ضلع ہٰذا کے تھانہ جات میں خواتین اہلکار خواتین ڈیسک میں تعینات ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم:**

ضلع ہٰذا کے تھانہ جات میں خواتین اہلکار خواتین ڈیسک میں تعینات ہیں۔

**ضلع چکوال:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین اہلکار خواتین ڈیسک میں تعینات ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر:**

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں کم از کم ایک لیڈی کانسٹیبل تعینات ہے، جبکہ ضلع ہذا کے ہر سرکل میں ایک اپر سبارڈی نیٹ تعینات ہے اس وقت 27 تھانہ جات میں کل 39 لیڈی کانسٹیبلز تعینات ہیں۔

**سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:**

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں 2/2 خواتین پولیس اہلکار ہر تھانہ میں تعینات ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:**

ضلع ہذا کے شہری تھانہ جات میں 2/2 اہلکار جبکہ دیہادتی تھانہ جات میں 1/1 خاتون اہلکار تعینات کی گئی ہے۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:**

ضلع ہذا کے جملہ تھانہ جات کے وومن ہیلپ ڈیسک پر 2/2 خواتین اہلکار تعینات ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چنیوٹ۔**

ضلع ہذا میں قائم شدہ 9 تھانوں میں کل 17 خواتین اہلکار خواتین ہیلپ ڈیسک پر تعینات ہیں۔

**ریجن پولیس آفیسر ملتان:**

ملتان ریجن کے ضلع ملتان میں 32 تھانہ جات میں 21 تھانہ جات میں خواتین کی مدد کے لئے ہر خواتین ڈیسک پر ایک خاتون اہلکار تعینات ہے جبکہ بوجہ کمی فی میل سٹاف بقیہ ڈیسک پر عارضی طور میل اہلکار تعینات کئے گئے ہیں جبکہ ضلع وہاڑی میں 19 تھانہ جات میں شفٹ وائز کل 34 خواتین اہلکار، ضلع خانیوال کے 18 تھانہ جات اور ضلع لودھراں کے 10 تھانہ جات میں ہر خواتین ڈیسک پر 1/1 خاتون اہلکار ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہے۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:**

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں 34 لیڈی پولیس اہلکار تعینات ہیں۔

(ج) **ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قصور:**

ضلع ہذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم موجود ہیں۔

**ریجنل پولیس آفیسر گوجرانوالہ:**

ضلع گوجرانوالہ کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

**ضلع سیالکوٹ:**

ضلع گوجرانوالہ میں تمام پولیس اسٹیشن میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

**ضلع گجرات:**

ضلع گجرات کے تمام 23 تھانہ جات میں خواتین کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

**ضلع نارووال:**

ضلع نارووال کے تمام پولیس اسٹیشنز میں خواتین کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

**ضلع منڈی بہاؤالدین:**

ضلع منڈی بہاؤالدین میں ہر پولیس اسٹیشن میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہے۔

**ضلع حافظ آباد:**

ضلع حافظ آباد کے تمام تھانہ جات میں واش روم موجود ہیں۔

**سٹی پولیس آفیسر راولپنڈی:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

**ضلع اٹک:**

تمام تھانوں میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

**ضلع جہلم:**

تمام تھانوں میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

**ضلع چکوال:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں خواتین کے لئے واش روم موجود ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر سرگودھا:**

ضلع ہٰذا کے ہر تھانہ میں خواتین کے 02 واش روم موجود ہیں۔

**سٹی پولیس آفیسر فیصل آباد:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم موجود ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ:**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم موجود ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جھنگ:**

ضلع ہٰذا کے ماڈل تھانوں میں لیڈیز کے لئے الگ واش روم موجود ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر چنیوٹ۔**

ضلع ہٰذا کے تمام تھانوں میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہے۔

**ریجن پولیس آفیسر ملتان:**

ملتان ریجن کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے واش روم موجود ہیں۔

**ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ساہیوال:**

ضلع بھر کے تمام تھانہ جات میں لیڈیز کے لئے علیحدہ واش روم بنائے گئے ہیں۔

## لاہور: سال 2018 تا ستمبر 2019 تک بچوں اور بچیوں سے زیادتی اور اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

859: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں 2018 سے ستمبر 2019 تک کتنے بچے اور بچیوں کے ساتھ زیادتی کے کیسز درج ہوئے؟

(ب) متذکرہ عرصہ کے دوران کن کن افراد کے خلاف یہ مقدمات درج کئے گئے نیز کتنے افراد کو دوران تفتیش جرم ثابت ہونے پر سزائیں ہوئیں؟

(ج) متذکرہ عرصہ کے دوران کتنے افراد کو جرم ثابت نہ ہونے پر رہا کر دیا گیا کتنے افراد کو کتنی کتنی سزائیں اور کتنا جرمانہ ہوا الگ الگ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سٹی ڈویژن لاہور۔
تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سول لائنز ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اقبال ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ماڈل ٹاؤن ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس صدر ڈویژن لاہور۔

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## لاہور: اپریل 2019 سے تاحال تھانہ ساندہ میں اغواء کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

**898: محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مورخہ 15 اپریل 2019 سے اب تک تھانہ ساندہ میں اغواء کی دفعہ 365 کے کتنے کیس رجسٹرڈ ہوئے تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) پولیس نے ان کیسز میں اب تک کیا کارروائی کی ہے، کتنے ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کئے تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے۔

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) مورخہ 15 اپریل 2019 سے لے کر اب تک تھانہ ساندہ میں اغواء کئے متعلق دفعہ 365 کے 09 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ب)

| | |
|---|---|
| کل مقدمات | 09؛ |
| گرفتار ملزمان | 05 : |
| نامکمل چالان | 01 |

| | |
|---|---|
| خارج: | 06 |
| مغوی برآمد: | 07 |
| زیر تفتیش | 02 |

## قصور شہر میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک اندراج مقدمات اوران کے چالانوں سے متعلقہ تفصیلات

**931: محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) قصور شہر میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک کتنے مقدمات کن کن جرائم کے درج ہوئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ قصور شہر میں جرائم کے واقعات کی تعداد صوبہ بھر کے برابر ہے قصور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی وارداتوں کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) قصور شہر میں اس وقت کتنے تھانے ہیں ان میں نفری کی تعداد کیا ہے اور یہ کس کس جگہ واقع ہیں ان تھانوں کی بلڈنگ اپنی ہیں یا کرایہ پر لی گئی ہیں ان تھانوں میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک کتنے مقدمات کے چالان ہوئے کتنے عدالت کو بھیجے گئے اور کون کون سے مقدمات ہیں جن کے چالان مکمل نہیں ہوئے؟

(د) حکومت کی طرف سے قصور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں نیز حکومت قصور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر مزید تھانے بنانے اور نفری بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ ضلع قصور کے تھانہ جات میں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک قتل 26, ، اندھا قتل 09، ڈکیتی رابری معہ قتل 04، اقدام قتل 46، ضرر 146، اغواء 156، زنا 56، ایکسیڈنٹ 42، ڈکیتی 15، رابری 178، کار چھینا 02، موٹر سائیکل چھینا 49، دیگر وہیکل چھینا 02، سرقہ موٹر کار 8، سرقہ موٹر سائیکل 80، سرقہ

دیگر وہیکل 8، 382 کے 6، نقب زنی 67، سرقہ مویشی 74، سرقہ تار 6، سرقہ عام 189 ، 411، 4 کے، اسلحہ 28، قمار بازی 367، منشیات 498، متفرق 1357 اس طرح کل 3423، مقدمات درج رجسٹر ہوئے

(ب) یہ بات درست نہ ہے کہ شہر قصور میں جرائم کے واقعات کی تعداد صوبہ بھر کے برابر ہے بلکہ ماہ اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک صرف کل مقدمات کی تعداد 3423 ہے۔

(ج) ضلع قصور میں کل چار سرکل ہیں اور سرکل میں 5/5 تھانے ہیں اس طرح ضلع قصور میں کل 20 تھانہ جات ہیں تمام بلڈنگ تھانوں کی اپنی ہیں کوئی بھی بلڈنگ کرایہ پر نہ ہے جن میں نفری کی تعداد کانسٹیبل 469، ہیڈ کنسٹیبل 88، ASI-112، سب انسپکٹر 69، انسپکٹر 19، ہیں اگست 2018 سے ستمبر 2019 تک کے تمام مقدمات کے چالان مرتب کر کے عدالت مجاز میں بھجوائے جا چکے ہیں کوئی بھی مقدمہ ستمبر 2019 تک زیر تفتیش نہ ہے۔

(د) جرائم کی روک تھام کے لئے سٹی قصور میں سیف سٹی پراجیکٹ کام کر رہا ہے اور CCTV کیمروں کی مدد سے علاقہ کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ضلع بھر کے تھانہ جات کی طرف سے ناکہ جات اور گشت کے نظام کو مزید بہتر بنایا گیا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ڈکائے آپریشن جاری ہے۔ اور مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے مخبری کے نظام کو بہتر کیا گیا ہے۔ عوام کے ساتھ مل کر جرائم کی بیخ کنی کی جا رہی ہے۔ مجرمان کو کیفر کردار پر پہنچایا جاتا ہے۔ جرائم پیشہ عناصر کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور عوام کے جان مال کے تحفظ کے لئے ہر طرح کے اقدامات کئے گئے ہیں۔

## لاہور: سی سی پی او آفس کے ساتھ روڈ کے فٹ پاتھ پر جنگلوں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

971: **ملک محمد وحید:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سی سی پی او آفس لاہور کے ساتھ روڈ پر فٹ پاتھ عام عوام کی گزر گاہ ہے اور متعدد مریض نزدیکی ہسپتال میں پیدل فٹ پاتھ پر دوائی وغیرہ لینے کے لئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سی سی پی او آفس والوں نے فٹ پاتھ پر جنگلے اور بیریر لگا کر بند کر دیا ہے اور فٹ پاتھ پر قبضہ کر لیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فٹ پاتھ کی بجائے لوگ سڑک پر چلنے پر مجبور ہیں جو کہ کسی بھی وقت حادثے کا شکار ہو سکتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ عدالت عالیہ نے سڑکوں سے غیر قانونی تجاوزات ختم کرانے کا اعلان کر رکھا ہے مذکورہ محکمہ نے اس حوالے سے کیا اقدامات کئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ فٹ پاتھ سے تجاوزات ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سی سی پی او آفس لاہور کے ساتھ فٹ پاتھ عام عوام کی گزر گاہ ہے، مگر یہ درست نہ ہے کہ وہاں سے نزدیکی ہسپتال میں دوائی وغیرہ لینے کے لئے مریض پیدل جاتے ہیں، نزدیکی ہسپتال (گنگا رام ہسپتال) کے مین گیٹ کے پاس بالمقابل فاطمہ میڈیکل کالج بس سٹاپ موجود ہے۔

(ب) سی سی پی آفس کے ساتھ فٹ پاتھ پر کوئی قبضہ نہ کیا گیا ہے بلکہ سی سی پی او آفس کے پاس حساس ادارے کی بلڈنگ موجود ہے۔ دونوں دفاتر کی حفاظت کے لئے سیمنٹ بلاک لگائے گئے ہیں۔ جبکہ سی سی پی او آفس کے پیدل داخلی راستے پیدل گزرنے کے لئے محفوظ راستہ موجود ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے پیدل گزرنے والے سڑک پر چلنے کے لئے مجبور نہ ہیں بلکہ سڑک کے دونوں اطراف پیدل گزرنے کے لئے راستہ موجود ہے۔ جو لوگ سڑک پر پیدل چلتے ہیں وہ کسی مجبوری کے تحت نہیں بلکہ اپنی مرضی سے گزرتے ہیں۔ جہاں تک

حادثے کا شکار ہونے کا تعلق ہے تو دفتر کی سکیورٹی پر مامور پولیس اہلکار پیدل گزرنے والوں کو احتیاطی تدابیر اور ہدایات دیتے رہتے ہیں ان کی پوری حفاظت کی جاتی ہے۔

(د) قبل ازیں عدالت عالیہ کے حکم کی روشنی میں تمام پولیس دفاتر واقع لاہور جن کے سامنے سکیورٹی کے نقطہ نگاہ کی وجہ سے رکاوٹیں تھیں وہ ہٹائی جاچکی ہیں۔ آئندہ بھی اس سلسلہ میں احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہیں۔

(ہ) سردست ایسی کوئی رکاوٹ نہ ہے، فٹ پاتھ پر عوام الناس کے پیدل گزرنے کے لئے سمنٹ بلاکس کے ساتھ محفوظ راستہ موجود ہے۔ آئندہ بھی لاہور شہر میں جہاں کہیں بھی کوئی ایسا معاملہ ہوا تو اس کا مناسب سدباب کیا جائے گا۔ مزید برآں سڑک کے دوسری طرف بھی فٹ پاتھ موجود ہے اور ہسپتال وغیرہ کی جانب جانے والے حضرات وہی استعمال کرتے ہیں

## اوکاڑہ میں ڈکیتی، راہزنی، چوری، قتل اور اغواء کی وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

**986: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 30 جون2019سے 10 جنوری2020تک ضلع اوکاڑہ میں ڈکیتی، راہزنی، چوری، قتل اغوا کی کل کتنی وارداتیں ہوئی ہیں تھانہ وار تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں اور کتنے مقدمات درج نہ ہوسکے؟

(ج) ان مقدمات پر پولیس کی طرف سے کیا پیش رفت ہوئی ہے مکمل تفصیل تھانہ وار بیان فرمائی جائے؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) اس عرصہ کے دوران تھانہ اے ڈویژن میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی کی 21 چوری کی 35، اغوا کی 07 اور قتل کی ایک واردات ہوئی ہے۔ تھانہ بی ڈویژن میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی، راہزنی کی 08، چوری کی 15 اغواء کی 13 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ کینٹ میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی کی 07

چوری کی 11 اغواء کی 01 اور قتل کی 01 واردات ہوئی ہے۔ تھانہ شاہبور میں ڈکیتی کی 01 واردات، راہزنی کی 05، چوری کی 19 اغواء 01 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ صدر اوکاڑہ میں ڈکیتی کی 04 واردات، راہزنی کی 44، چوری کی 44، اغواء 06 اور قتل کی 09 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ راوی میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی 03، چوری 17 اغواء 02 اور قتل کی 03 وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ گوگیرہ میں ڈکیتی کی 02 وارداتیں، راہزنی کی 05، چوری 21، اغوا 02 اور قتل کی 04 وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ چوچک میں ڈکیتی کی 01، واردات، راہزنی کی 05، چوری 25، اغواء 02 اور قتل کی 03 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ سٹی رینالہ میں ڈکیتی کی 01 واردات، راہزنی 15، چوری 30 اغوا 02 اور قتل کی 04 وارداتیں ہوئی ہیں، تھانہ صدر رینالہ میں ڈکیتی کی 02 وارداتیں، راہزنی 05، چوری 16 اغوا 03 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ شیر گڑھ میں ڈکیتی کی 05 واردتیں، راہزنی 05 چوری 16 اغوا 01 اور قتل کی 01 واردات ہوئی ہے۔ تھانہ سٹی دیپالپور میں ڈکیتی کی 03 وارداتیں، راہزنی 21، چوری 89 اغواء 17 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ صدر دیپالپور میں ڈکیتی کی 07 وارداتیں، راہزنی کی 12، چوری 57 اغوا 19، اور قتل کی 05 وارداتیں ہوئی ہیں۔ حجرہ شاہ مقیم میں ڈکیتی کی 05 وارداتیں، راہزنی 14 چوری 53 اغواء 06 اور قتل کی 06 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ بصیر پور میں ڈکیتی کی 02، وارداتیں راہزنی کی 08 چوری 26 اغواء 03 اور قتل کی 02 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ حویلی لکھا میں ڈکیتی کی 01، راہزنی 10 چوری 44 اغواء 08 اور قتل کی 05 وارداتیں ہوئی ہیں۔ تھانہ منڈی احمد آباد میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی 03 چوری 17 اغواء 01 اور قتل کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔ تھانہ چورستہ میں ڈکیتی کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے، راہزنی 03 چوری 12 اور قتل کی 03 وارداتیں ہوئی ہیں۔

(ب) 959 وارداتیں ہوئیں اور 959 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔

(ج) تفصیلاً رپورٹ ہمراہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## ضلع نارووال اور سیالکوٹ میں 2018 تا جنوری 2019 تک سنگین جرائم کی ہونے والی وارداتوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

**1015: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع نارووال اور ضلع سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے جنوری 2020 تک قتل، اغواء، ڈکیتی اور راہزنی کی کتنی وارداتیں ہوئیں تھانہ وائز الگ الگ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) مذکورہ مقدمات میں جو ملزمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے نیز جو ملزمان عرصہ تقریباً 15 سال سے اشتہاری ہیں اور بیرون ملک فرار ہیں ان کے خلاف حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) جو ملزمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں ان میں سے کن کن ملزمان کی جائیدادیں ضبط کی گئی ہیں اور بقیہ ملزمان کی جائیدادیں ضبط کرنے کے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں اشتہاری ملزمان کے نام ولدیت اور ان کی جائیدادوں کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں یکم اگست 2018 سے جنوری 2020 تک قتل، اغواء، ڈکیتی، اور راہزنی کی ہونے والی وارداتوں پر جو مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں ان کی الگ الگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ جات اور عدالتوں میں کل مجرمان اشتہاری سنگین مقدمات اس عرصہ میں 341 ہیں جن میں سے 236 مجرمان اشتہاریوں کو گرفتار کیا گیا اور بقیہ 105 مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ممکنہ کاوش جاری ہے۔ جبکہ عرصہ تقریباً 15 سال سے اشتہاری مجرمان جو بیرون ملک فرار ہو چکے ہیں کل 60 ہیں جن میں سے 06 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ جاری کروائے گئے 03 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ انڈر پراسس ہیں، جبکہ 51 مجرمان اشتہاریوں کے ریڈ وارنٹ کا تحرک کیا گیا ہے۔ بیرون ملک تمام مجرمان اشتہاریوں بیرون ملک کے نام PNIL میں درج کروائے جا چکے ہیں۔

جو مجرمان تھانوں اور عدالتوں کے اشتہاری ہیں اس عرصہ میں 510 ہیں، محکمہ مال کی رپورٹ کے مطابق 372 مجرمان اشتہاریوں کے نام جائیداد نہ ہے جبکہ 12 مجرمان اشتہاریوں کی جائیداد ہونے کی صورت میں 10 مجرمان اشتہاریوں کی جائیداد کی قرقی کروائی جاچکی ہے۔ جبکہ 119 مجرمان اشتہاریوں کی جائیداد کی قرقی کا تحرک جاری ہے۔
نام وپتا اشتہاری مجرمان معہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

## پنجاب ویجیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت تحصیل اور یونین کونسل کی سطح پر قائم کمیٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

**1036: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب ویجیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت یونین کونسل اور تحصیل سطح پر کتنی کمیٹیاں قائم کی گئیں؟

(ب) پنجاب ویجیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت یونین کونسل اور تحصیل سطح پر قائم کمیٹیوں کی کارکردگی کیا ہے اس بارے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

**وزیر اعلیٰ** (جناب عثمان احمد خان بُزدار):

(الف) پنجاب ویجیلنس کمیٹی ایکٹ 2016 کے تحت یونین کونسل اور تحصیل سطح پر کمیٹیاں قائم کی گئیں ان کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے۔

| نمبر شمار | نام ضلع | تحصیل سطح کی تعداد | یونین کونسل سطح کمیٹیوں کی تعداد |
|---|---|---|---|
| 1 | ڈیرہ غازی خان | - | - |
| 2 | مظفر گڑھ | 04 | 90 |
| 3 | لیہ | 03 | 41 |
| 4 | راجن پور | - | - |
| کل میزان | | 07 | 134 |

(ب) ضلع مظفر گڑھ میں مذکورہ کمیٹیاں بمطابق ہدایات اپنی فرائض سرانجام دیتی تھیں۔ جبکہ ضلع لیہ میں یہ کمیٹیاں نان فنکشنل رہیں۔

## پوائنٹ آف آرڈر

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جی، سندھو صاحب!

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔

**جناب عبدالرحمٰن خان:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** جناب عبدالرحمٰن خان! آپ تشریف رکھیں میں نے سندھو صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر دے دیا ہے۔

## تھانہ علی پور چٹھہ میں معزز ممبران جناب عادل بخش چٹھہ اور جناب بلال تارڑ کو حبس بے جا میں رکھا جانا

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! کل شام کو ساڑھے چھ بجے سے ساڑھے دس بجے تک ہمارے دو محترم ایم پی اے صاحبان عادل بخش چٹھہ صاحب اور بلال تارڑ صاحب کو ساڑھے چار گھنٹے تھانہ علی پور چٹھہ میں حبس بے جا میں رکھا گیا حالانکہ انہوں نے اپنا تعارف بھی کروایا تھا۔ اس کے علاوہ بیرسٹر عطاء تارڑ صاحب پر پرچہ بھی دیا گیا۔ پولیس نے ان دونوں ممبران کو حبس بے جا میں رکھا۔ یہ سلسلہ بہت پرانا ہے تین چار دن پہلے میری خوش قسمتی ہے کہ میں ٹی وی پر آپ کا انٹرویو سن رہا تھا تو آپ فرما رہے تھے کہ اس وقت جو بھی اقتدار میں تھے انہوں نے آپ کے بزرگوں پر 114 پرچے دیئے تھے تو اس سلسلے کو ختم ہونا چاہئے۔ آپ دیکھیں کہ وہ ہمارے معزز ممبران ہیں جو کہ اڑھائی، تین تین لاکھ ووٹ لے کر ایوان میں آئے ہیں اور ان کو حبس بے جا میں رکھا گیا ہے تو ہم اس چیز کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور میں لاء منسٹر صاحب سے request کروں گا۔۔

**جناب سپیکر:** سندھو صاحب! ٹھیک ہے آپ کا point of view آ گیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب! آپ دیکھ لیں یہ عطاء تارڑ صاحب کا مسئلہ ہے اور وہاں۔۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لیتا ہوں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن کو تھوڑا سا ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس بات کا بھی اعتراف کرنا چاہئے تھا کہ جو سلوک وہاں تھانے کے عملے کے ساتھ کیا گیا ہے کہ ان کی وردیاں تک پھاڑ دی گئی ہیں۔ یہ معمول بن گیا ہے کہ ان کو جہاں کہیں بھی تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہے یہ تھانوں پر حملہ شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روش کو ختم کرنا چاہئے اور یہ رویّہ قطعی طور پر قابل برداشت نہیں ہے چاہے کوئی ایم این اے یا ایم پی اے ہو ہمیں ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے اور ہمیں ذمہ دارانہ رویّہ اختیار کرنا چاہئے۔

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جناب سپیکر! اگر انہوں نے وردیاں پھاڑی ہیں تو اُن کو انہوں نے چھوڑا کیوں ہے ان پر پرچہ دیتے؟

**وزیر قانون و پارلیمانی امور / امداد باہمی و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):** جناب سپیکر! جو لوگ اس میں ملوث تھے ہم نے ان پر پرچہ دیا ہے۔ میں on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ اس رویئے کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

**جناب سپیکر:** جناب خلیل طاہر سندھو! ذرا ایک منٹ بیٹھیں، اس کا کوئی طریق کار بناتے ہیں، آپ اسے ہاؤس میں لے آئیں تو پھر میں بھی راجہ صاحب سے request کروں گا اور بیٹھ کر تھوڑا ٹھنڈے دل سے دیکھ لیں گے کہ اصل میں یہ کیا مسئلہ ہوا ہے۔

**جناب خلیل طاہر سندھو:** جی، ٹھیک ہے۔

**جناب صہیب احمد ملک:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب عبدالرحمٰن خان:** جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** Order in the House. Please sit down. جی ملک صاحب!

**جناب صہیب احمد ملک:** شکریہ، جناب سپیکر! میرے حلقے میں سینی ٹیشن کا ایک مسئلہ ہے جس کے لئے میں نے چھ ماہ پہلے سوال جمع کرایا تھا لیکن ابھی تک اس کا جواب وہیں پر ہی پھنسا ہوا ہے۔

**جناب سپیکر:** نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔

**جناب صہیب احمد ملک:** جناب سپیکر! میں آپ کے فائدے کی بات کر رہا ہوں۔

**جناب سپیکر:** اب سوال نہیں ہو سکتا۔

**جناب عبدالرحمٰن خان:** پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر:** آپ پہلے اپنی سیٹ پر جائیں، یہ آپ کی سیٹ نہیں ہے، آپ صرف اپنی سیٹ سے بول سکتے ہیں۔

## کورم کی نشاندہی

**محترمہ زیب النساء:** جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پہلے کورم پورا کیا جائے۔

**جناب سپیکر:** کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے باہر تشریف لے جانے لگے)

**معزز ممبران حزب اقتدار:** جناب سپیکر! اپوزیشن والے ایوان سے باہر جا رہے ہیں۔

**جناب سپیکر:** وہ جا سکتے ہیں، تساں اپنے بندے پورے کرو۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں کورم دیکھنا میرا کام ہے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

**جناب عبدالرحمٰن خان:** جناب سپیکر! ۔۔۔

**جناب سپیکر:** کیا آپ نے کورم کے رولز پڑھے ہیں؟ اس طرح ہر بندہ اُٹھ کر بات نہیں کر سکتا please sit down کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

**جناب سپیکر:** دوبارہ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 29-جولائی 2021 دوپہر 1.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---